عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
مُسلم ریاست میں
تعلیمی اداروں
کی ذمّہ داری
جلد: ۴۰
۱۰ تا ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۴۳
40 ویں
چناب نگر
ختم نبوۃ کانفرنس
2 روزہ سالانہ
عظیم الشان
تفصیلی رپورٹ
جھلکیاں
قراردادیں
نکاح نامے میں ختمِ نبوت کا حلف
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

حقوقِ زوجیت ادا کرنے کی قدرت نہ رکھنے والے شخص کا حکم

س:...... میری بیٹی کا نکاح ۲۰۱۶ء میں ہوا۔ مگر شادی کی پہلی رات سے لے کر آج تک اس کا شوہر اپنی بیوی سے ہم بستر نہیں ہوا۔ یہ معاملہ جب گھر کے بڑوں کے علم میں آیا تو فیصلہ ہوا کہ ایک دو دن اور دیکھ لیتے ہیں، یوں دو تین ماہ گزر گئے۔ حتیٰ کہ پورا ایک سال گزر گیا۔ آخر میری بیٹی گھر آ گئی، لڑکے والوں نے علاج کے لئے وقت مانگا مگر آج تک کوئی جواب نہیں دیا، جو لوگ اس فیصلے میں شریک تھے وہ بھی اب انتقال کر گئے۔ اب اس بارہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے چار سال سے خرچہ بالکل بند کیا ہوا ہے، وہ کسی بھی فورم پر فیصلے کے لئے نہیں آتے ہیں۔ انہوں نے حق مہر اور دیگر سامان کی ادائیگی بھی مکمل نہیں کی ہے۔ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ج:...... واضح رہے کہ عنین (نامرد) شخص کی بیوی کا اپنے شوہر سے علیحدگی اور تفریق بغیر قضا قاضی یعنی مسلم جج کے فیصلہ کے بغیر نہیں ہوسکتی، لیکن اس کے لئے چند شرائط ہیں، وہ یہ کہ عورت کو نکاح سے قبل شوہر کے عنین ہونے کا علم نہ ہو، نکاح کے بعد ایک مرتبہ بھی شوہر نے بیوی سے جماع نہ کیا ہو، عنین (نامرد) ہونے کا علم ہونے کے بعد عورت نے شوہر کے نکاح میں رہنے پر ایک مرتبہ بھی صریح رضامندی ظاہر نہ کی ہو۔ واضح رہے کہ اس مقام میں عورت کی طرف سے محض سکوت وخاموشی کو رضا نہیں سمجھا جائے گا۔ مذکورہ شرائط کے پائے جانے کے بعد بیوی کو تفریق کا حق حاصل ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت قاضی کے پاس مقدمہ دائر کرکے اپنے شوہر سے بوجہ عنین (نامرد) ہونے کے تفریق کا مطالبہ کرے، جب قاضی کے سامنے مکمل تحقیق کے بعد یہ واضح اور ثابت ہو جائے کہ واقعتاً شوہر عنین ہے تو قاضی اس کو ایک سال کی مہلت دے گا، اگر اس ایک سال میں بھی وہ تندرست نہ ہو یعنی بیوی کا حق زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ ہو، تو پھر دوبارہ عورت قاضی کو درخواست دے، اگر پھر بھی فقہی اصول کے تحت یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ عنین ہے تو قاضی عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دے گا، اگر عورت اسی مجلس میں شوہر سے تفریق اور علیحدگی اختیار کرے تو قاضی نکاح فسخ کر دے گا، عدت گزارنے کے بعد عورت آزاد ہوگی، جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔

فتاویٰ شامی ہے: ”(ولا عبرة بتاجيل غير قاضي البلدة) لان هذا مقدمة امر لايكون الا عندالقاضي وهو الفرقة فكذا مقدمته ...الخ.“ (فتاوى شامي، ص:۴۹۷، ج:۳، باب العنين، مطلب في طبائع فصول السنة الا ربعة، طبع سعيد)

وفي الهندية: ”إن علمت المرأة وقت النكاح أنه عنين لايصل الى النساء لايكون لها حق الخصومة.“ (الفتاوىٰ الهندية، ص:۵۲۲، ج:۱، كتاب الطلاق باب العنين)

”فلو جُبّ بعد وصوله إليها مدة وصار عنيناً بعده اى الوصول لايفرق لحصول حقها بالوطء مرة.“ (الدرالمختار مع الشامي، ص:۴۹۵، ج:۳، باب العنين وغيره)

(باقی صفحہ 15 پر)

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۰ — ۱۰ تا ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۲۰۲۱ء — شمارہ: ۴۳

اس شمارے میں!

نکاح نامے میں ختم نبوت کا حلف	۴	محمد اعجاز مصطفی
تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ	۶	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خطاب: مولانا سید احمد یوسف بنوری	۱۳	ضبط و ترتیب: مولانا محمد عثمان
مسلم ریاست میں تعلیمی اداروں کی ذمہ داری	۱۶	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
تین مختصر... مگر جامع نصیحتیں!	۱۹	مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی
منصب ولایت اور مسلک اعتدال	۲۲	مولانا محمد ابوبکر حنفی شیخوپوری
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

نکاح نامے میں ختم نبوت کا حلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

روزنامہ جنگ کراچی ۲۷/اکتوبر/۲۰۲۱ء بروز بدھ کی خبر ہے کہ پنجاب اسمبلی نے نکاح نامے میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کرنے کی متفقہ قرارداد منظور کرلی۔ یہ قرارداد مسلم لیگ (ق) کی رکن اسمبلی خدیجہ عمر، بسمہ چوہدری اور مسلم لیگ (ن) کے مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی جانب سے نکاح نامے کے فارم میں ختم نبوت کا حلف شامل کرنے کے لئے پیش کی گئی۔ مشترکہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی گئی، نکاح نامہ میں اس حلف نامہ کو شامل کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آئے دن قادیانی نوجوان اپنی قادیانیت کو دجل اور فریب کی چادر میں چھپاکر مسلمان خواتین سے نکاح کرلیتے تھے اور کچھ عرصہ کے بعد برملا کہتے کہ ہم تو قادیانی ہیں، جیسا کہ پنجاب اسمبلی کے اسپیکر جناب پرویز الٰہی نے اس موقع پر کہا کہ: ”بہت سے ایسے کیس سامنے آرہے ہیں کہ شادی کے بعد دولہا قادیانی نکلا۔ اس کے سدباب کے لئے نکاح نامے میں بھی ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کرنا بہت ضروری ہے، تاکہ نکاح ہونے سے پہلے ہی تمام شکوک وشبہات دور کرلئے جائیں۔“ اب ظاہر ہے کہ ایک کافر کا نکاح مسلم خاتون سے یا مسلم نوجوان کا قادیانی کافرہ عورت سے کیسے ہوسکتا ہے؟ جب کہ قرآن کریم واضح الفاظ میں کہتا ہے:

”لَاھُنَّ حِلٌّ لَّھُمْ وَلَاھُمْ یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ۔“ (الممتحنہ:۱۰)

”نہ تو یہ عورتیں ان (کفار) کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔“

قادیانیوں کے اس دجل وفریب کو روکنے کی خاطر پنجاب اسمبلی نے یہ قابل تقلید کام کیا، جس کو سراہنا چاہئے اور ہر مسلمان اس کو وقت کی ضرورت سمجھتا ہے۔ ہر باشعور غیرت مند مسلمان چاہے گا کہ اس کو صرف قرارداد کی منظوری کی حد تک نہ روکا جائے، اور صرف پنجاب اسمبلی ہی نہیں بلکہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلیوں کے علاوہ وفاقی حکومت بھی اس کو بل کی شکل میں منظور کرے، بلکہ اس کو قانون اور دستور کا حصہ بنایا جائے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اس اقدام کی تعریف کی بجائے دو حضرات ایسے ہیں جنہوں نے اس پر ایسے ریمارکس اور تبصرہ کیا جو بجائے مسلمانوں کی مدد اور حمایت کے وہ سراسر نہ صرف یہ کہ قادیانیوں کی حمایت اور تعاون ہی تعاون ہے، بلکہ انہوں نے اپنے اس تبصرہ میں طنزاً اور استہزاءً اذان کو بھی نشانہ بنایا اور ساتھ ساتھ اقامت اور امام کے بارہ میں طنز کردیا کہ اس کو بھی امامت سے پہلے یہ حلف نامہ پر کرنا چاہیے۔ قارئین بھی ان کے اس تبصرے کو ملاحظہ فرمائیں، پہلا طاعن لکھتا ہے کہ:

’’زیادہ مناسب ہوگا کہ اذان میں بھی ’’أشهد أن محمداً رسول اللّٰه‘‘ کے بعد دو دفعہ ’’أشهد أن محمداً خاتم النبيين‘‘ اور دو دفعہ ’’أشهد أن محمداً لانبي بعده‘‘ پڑھا جائے۔‘‘

دوسرا طاعن اس پر مزید اضافہ کرتا ہے:

’’اقامت میں بھی شامل ہو اور ہر نماز سے پہلے امام ختم نبوت کے حلف نامے پر دستخط کرے۔‘‘

ان دونوں کے رد میں جب کچھ لوگوں نے گرفت کی تو دوسرا طاعن اس پر مزید اضافہ کرتے ہوئے اگرچہ عنوان تو ’’میں رجوع اور توبہ کرتا ہوں۔‘‘ کا لگایا گیا ہے، لیکن کچھ اپنی دینی خدمات گنواتے ہوئے اور اپنی صفائی پیش کرنے کے بعد لکھتا ہے:

’’...... لہٰذا اب میں نہ صرف نکاح نامے پر حلف والی تجویز کی اس شرط کے ساتھ حمایت کرتا ہوں کہ بات کو یہاں روکا نہ جائے، بلکہ مزید آگے بڑھایا جائے، مثلاً فیس بک پر موجود مولانا صاحبان کی پوسٹ پڑھنے سے پہلے ان سے قادیانیت، غامدیت سمیت تمام فتنوں سے برأت کا حلف ضرور لے لیا کریں، کیا پتا وہ پچھلے کچھ عرصے سے ڈی ٹریک ہوگئے ہوں، جب مدرسے کا مولوی گمراہ ہوسکتا ہے تو مثلاً ولایت کی چکا چوند میں بیٹھے کسی امام کا کیا پتا۔ میں یہ بھی تجویز پیش کرتا ہوں کہ اسمبلیوں میں موجود مذہبی لوگوں کے پیچھے پڑ جائیں کہ اس موضوع پر صرف قرارداد نہیں، باقاعدہ بل ساری اسمبلیوں سے پاس کرائیں، آخر ختم نبوت کی خدمت شروع کی ہے تو اسے انتہا تک پہنچانے کے لئے کم از کم اپنا پورا زور لگا دیں۔ نکاح خواں اور نکاح کے گواہان بھی ختم نبوت کے حلف نامے پر دستخط کریں، بلکہ قرارداد پیش کرنے والوں سے باز پرس کی جائے کہ انہوں نے اس پہلو کو کیوں نظر انداز رکھا؟ چونکہ قادیانیوں کا معاشی بائیکاٹ کرنا ہوتا ہے، اس لئے ہر دکان میں نمایاں جگہ حلف نامہ لٹکانا ضروری قرار دیا جائے، ہر گاہک بھی حلف نامہ پیش کرے۔ چونکہ قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ کرنا ہوتا ہے، اس لئے ہر آدمی کے گلے میں حلف نامہ لٹکانا ضروری قرار دیا جائے۔ اور ہاں ہر نماز سے پہلے امام صاحب ختم نبوت کا حلف نامہ پڑھ کر سنائیں۔ اتنے اہم ایمانی معاملے کے لئے تجاویز میں اضافہ کرکے آپ بھی اجر وثواب حاصل کرسکتے ہیں۔‘‘

اب آپ ہی خالی الذہن ہوکر سوچیں کہ جو کچھ اس موصوف نے لکھا ہے، کیا یہ مسلمانوں کی ترجمانی ہے یا قادیانیوں کی حمایت؟ فیصلہ آپ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان دو حضرات کے نام سامنے نہ ہوتے تو ان کی اس عبارت کو ہر پڑھنے والا یہی کہتا اور سمجھتا کہ یہ قادیانیوں نے لکھا ہے یا کوئی قادیانی نواز ہے، جو ان کو خوش کرنے کے لئے لکھ رہا ہے۔ راقم الحروف نہیں سمجھ سکتا کہ یہ حضرات کیوں اس طرح کی تحریریں لکھ رہے ہیں، آخر ان کی مجبوری کیا ہے؟ جو اس طرح کے افکار پر ان کو آمادہ کررہی ہے۔

خدارا! ایسے حضرات کو سوچنا چاہئے کہ ہمارا ہر قول اور ہر فعل نامۂ اعمال میں محفوظ ہورہا ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے: ’’مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ‘‘ (وہ منہ سے کوئی بات بھی نکالنے نہیں پاتا مگر اس کے پاس ایک حاضر باش نگران موجود رہتا ہے)۔ اسی طرح ارشاد ہے: ’’كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ‘‘ (یعنی کچھ ایسے معزز لکھنے والے، جو جانتے ہیں وہ سب کچھ جو تم لوگ کرتے ہو)۔ ان حضرات کے نام راقم الحروف نے عمداً اور جان بوجھ کر اس لئے نہیں لکھے تاکہ یہ حضرات اپنی سوچ اور فکر کو پرکھ سکیں اور ان کو اپنے ان جملوں اور تبصرہ کی حساسیت کا احساس ہو اور وہ اپنی اس فکر اور سوچ میں تبدیلی لاسکیں، اس سے ان ہی کا فائدہ ہوگا، ورنہ علیم بذات الصدور کا فرمان ’’وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ‘‘ (اور کھول کر رکھ دیا جائے گا وہ سب کچھ جو کہ (مخفی ومستور) ہوگا سینوں میں) کا اظہار تو روزِ جزاء ضرور ہوگا اور اس وقت ان کے حصے میں سوائے پچھتاوے کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا، إن أريد الا الصلاح مااستعطتُ وما توفيقي الا باللّٰه، عليه توكلت واليه أنيب۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

۴۰ ویں سالانہ عظیم الشان دوروزہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ایک وقت تھا کہ مرزا قادیانی کی جنم بھومی قادیان میں کسی چڑیا کو بھی ہیڈ آف دی جماعت قادیان مرزا بشیر الدین محمود کی اجازت کے بغیر پر مارنے کی اجازت نہ تھی۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں ۱۹۳۴ء میں قادیانی جماعت کی سنگینی توڑتے ہوئے قادیان میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر دیا تو قادیانی جماعت اپنے آقاؤں کی خدمت میں حاضر ہو کر چیخی اور چلائی، گورنمنٹ نے قادیانی میونسپل کمیٹی کی حدود میں کانفرنس کے انعقاد پر پابندی لگا دی۔

تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے میونسپل کمیٹی کی حدود کے باہر کانفرنس کر ڈالی، یہی اکتوبر کے آخری دن تھے، آخری نشست سے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے پانچ گھنٹے بیان فرمایا۔ ہیڈ آف دی جماعت قادیان مرزا بشیر الدین محمود کے حکم پر مشہور قادیانی لیڈر آنجہانی ظفر اللہ وائسرائے ہند کو ملا اور انگریز حکمرانوں سے استدعا کی کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ہمارے شہر میں آ کر ہمارے حضور (مرزا قادیانی) کو گالیاں دی ہیں، چنانچہ کیس تیار اور شاہ جیؒ نے اپنی صفائی کے گواہوں میں مرزا محمود کا نام لکھوا دیا، مجسٹریٹ نے سوال کیا کہ مرزا محمود آپ کی کیا صفائی پیش کرے گا؟ چنانچہ شاہ جیؒ کی استدعا پر مرزا محمود پیش ہوا، آٹھ گھنٹے اس سے جرح ہوئی اور شاہ جیؒ نے اپنے وکیل کی معرفت ہیڈ آف دی جماعت قادیان سے سوال کیا کہ تیرا باپ (مرزا قادیانی) شراب پیتا تھا یا نہیں؟ اگر جواب ہاں میں تھا تو شراب نبوت کے منافی اور اگر جواب نہ میں تھا تو حوالہ موجود۔ مرزا محمود نے مرتا کیا نہ کرتا، جواب میں کہا کہ ایک مرتبہ پی لی۔ شاہ جیؒ نے اپنے وکیل کی معرفت کہا کہ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ ایک ایک مرتبہ پی یا ہزار مرتبہ، جو شراب پیئے وہ نبی نہیں ہو سکتا اور جو نبی ہو وہ شراب کے قریب نہیں جا سکتا۔

غرضیکہ یہ سلسلہ قیام پاکستان تک جاری رہا تا آنکہ پاکستان منصۂ شہود پر آیا تو قادیانیوں نے پنجاب کے آخری انگریز گورنر سر فرانسس موڈی سے دریائے چناب کا پل کراس کر کے سرگودھا کی جانب ۱۱۴۳۰ ایکڑ زمین ٹکہ دو پیسے مرلہ کے حساب سے نوے سالہ لیز پر لی، جہاں علیحدہ اپنا شہر بسایا اور قادیان کی طرح (ربوہ) چناب نگر میں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا، جسے ظلی حج قرار دیا، مجلس تحفظ ختم نبوت نے ربوہ کے مقابلے میں چنیوٹ میں انہیں تاریخوں میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا، یہ سلسلہ ۳۴ سال تک تسلسل کے ساتھ جاری رہا، تا آنکہ ۶، ۷/ ستمبر ۱۹۸۲ء کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا، مسجد کے جنوب میں واقع پارک، بنوری پارک کو خوبصورت چھولداریوں کے ساتھ سجایا گیا۔ ۶/ ستمبر کی صبح کو قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب نے نعروں کی گونج میں پارک کا جائزہ لیا، قادیان سے چنیوٹ تک اور چنیوٹ سے ربوہ تک تسلسل کے ساتھ یہ پروگرام جاری اور ساری رہے اور یہ پروگرام اتحاد بین المسلمین کا عظیم الشان مظہر ہوتا ہے۔ دیوبندی، بریلوی، مقلد، غیر مقلد، شیعہ، سنی ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جمع ہوتے ہیں، حالات خواہ کچھ ہی رہے کانفرنس جاری رہی۔

ان کانفرنسوں کی صدارت حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری صاحبؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحبؒ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ، حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، استاذ المحدثین مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ، مولانا

تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا عبداللہ ساہیوال، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، پیر طریقت سید نفیس الحسینی شاہؒ فرماتے رہے۔ اب اس کانفرنس کی صدارت پیر طریقت حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ سید سلیمان یوسف بنوری فرمائیں گے۔ جب تک روئے زمین پر ایک بھی قادیانی موجود ہے، ہمارا یہ پرامن سلسلہ جاری رہے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مذکورہ قائدین کے علاوہ علماء دیوبند میں مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، مولانا ضیاء القاسمیؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا غلام اللہ خان، مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا محمد اجمل خانؒ سمیت کئی ایک علماء کرام مشائخ عظام خطاب فرماتے رہے جبکہ بریلوی علماء کرام میں مولانا صاحبزادہ فیض الحسن شاہؒ، مولانا سید افتخار الحسن شاہؒ، علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ عبدالستار نیازیؒ، جناب محمد اکبر ساقیؒ، علامہ محمود احمد رضویؒ، اہل حدیث علماء کرام میں مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، "مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا حافظ عبدالقادرؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، میاں فضل حقؒ، جماعت اسلامی کے میاں محمد طفیل، قاضی حسین احمدؒ اور شیعہ علماء میں سے علامہ سید مظہر علیؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، علامہ غضنفر کرارویؒ اور دیگر حضرات تشریف لاتے رہے۔ یہ واحد پلیٹ فارم ہے جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام تشریف لاکر عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے تجدید عہد کا اعلان کررہے ہیں، اب بھی تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لاکر عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا اعلان کریں گے۔

اس سال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۶ ستمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی، ۷ستمبر کو یادگار مینار پاکستان لاہور اور پشاور، ۳۰ستمبر کو مرکزی عید گاہ سرگودھا، ۲اکتوبر کو جامع الصادق بہاولپور، ۷اکتوبر کو کرکٹ گراؤنڈ قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں بڑے اچھے اجتماعات کئے، جن میں لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کر کے ناموس

کل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

☆ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح ۱۰ بجے آیات ختم نبوت کی تلاوت اور نعت رسول مقبول سے ہوا۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن نے افتتاحی دعا کی اور شرکاء سے خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے۔

☆ کانفرنس کے پنڈال کو ختم نبوت کے رضا کاروں اور سیکورٹی اداروں نے چاروں طرف سے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

☆ سیکورٹی پر مامور رضا کاران ختم نبوت کانفرنس کے شرکا کے لئے خندہ پیشانی اور خوش اسلوبی سے پیش آنے کی عملی تصویر بنے ہوئے تھے۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ منکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کانفرنس کے شرکا سے مثالی اخلاق اور خندہ پیشانی سے ملتے ہوئے نظر آئے اور ملاقات کے وقت تمام کارکنوں کو تحفظ ختم نبوت کے عظیم مقدس مشن کو آگے بڑھانے کی تلقین کرتے رہے۔

☆ کانفرنس کے پنڈال کو رنگ برنگے خوبصورت بینروں اور دلکش سبز رنگ کے سائبان سے سجایا گیا تھا، بینروں پر ناموس رسالت کے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت پر مبنی پیغامات اور جملے درج ہیں۔

☆ کانفرنس کی نقابت کے امور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد خبیب کے سپرد تھے جو کہ مقررین کو دل نشین انداز میں خطاب کی دعوت دیتے رہے۔

☆ مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اپنی ٹیم سمیت کانفرنس کے عمومی اور خصوصی انتظامات پر مکمل نظر رکھے ہوئے تھے اور کانفرنس کے شرکا کو مختلف شعبہ جات کی معلومات فراہم کرتے رہے۔

☆ میڈیا روم اور پریس گیلری میں مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالنعیم لاہور مقررین کی تقاریر کے نوٹس پہنچاتے رہے جبکہ مولانا محمد عرفان بزیزی اور مولانا سمیع اللہ اپنی میڈیا ٹیم کے ہمراہ صحافیوں کو کانفرنس کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔

☆ کانفرنس میں خط و کتابت کورس اسلام آباد کا وفد جناب خالد مبین کی قیادت میں شامل ہوا۔

☆ کانفرنس کے اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے، اسٹیج اتحاد امت کا حسین منظر پیش کررہا تھا۔

رسالت پر تن من دھن قربان کرنے کا عہد کیا۔

اسی سلسلہ کی آخری کڑی چناب نگر کی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ہے، امسال اتنے بڑے اجتماعات کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حکمران اپنے اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ان بنیادی مسائل میں ترمیم کا عندیہ دے رہے تھے اور یورپی یونین مغرب سمیت ہمارے حکمرانوں پر بار بار دباؤ ڈال رہی تھی اور اب بھی ان کے مطالبات میں سرفہرست قادیانیوں سے متعلق قوانین کا مکمل خاتمہ یا ان میں ترمیم کرکے انہیں اتنا غیر مؤثر کرنا ہے کہ قادیانی چور دروازے سے آکر پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرسکیں۔ بڑے بڑے اجتماعات سے ان کا راستہ روکنا تھا اور بھرپور انداز میں روکا گیا ان شاء اللہ العزیز یہ کانفرنس یہود و نصاریٰ کے ایجنڈا کے سامنے سد سکندری ثابت ہوگی۔

کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲۰۲۱ء کی منتظمہ کا اجلاس ۴؍اکتوبر کو جامعہ ختم نبوت چناب نگر میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا محمد خبیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا محمد ساجد بھکر، مولانا فضل الرحمن منگلہ شیخوپورہ، مولانا محمد حنیف سیال بدین، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ، مولانا مختار احمد میرپورخاص، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا توصیف احمد چناب نگر اور محمد اسماعیل شجاع آبادی (راقم) نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز مولانا محمد خبیب کی تلاوت سے مولانا محمد اسحاق ساقی کی صدارت میں منعقد ہوا، اجلاس میں مندرجہ ذیل حلقوں میں احباب کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں:

۱:......حلقہ فیصل آباد: مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالرشید غازی۔

۲:...... حلقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ: مولانا محمد خبیب۔

۳:......حلقہ بھکر: مولانا محمد ساجد۔

۴:...... حلقہ اوکاڑہ، قصور: مولانا عبدالرزاق مجاہد۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر کی قراردادیں:

۱......ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ آئین پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے جب کہ قادیانی جماعت انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ خود کو مسلمان قرار دے کر آئین سے بغاوت اور قانون شکنی کا ارتکاب کرتی ہے۔ اندریں حالات اب اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اگر وہ خود کو قانون کا پابند نہیں کرتی تو انہیں آئین شکنی اور بغاوت کے جرم میں خلاف قانون جماعت قرار دیا جائے۔

۲......ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک آئینی اور سرکاری ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی کرکے ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان بنایا جائے۔

۳......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع قرار دیتا ہے کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ سے عجلت میں منظور کردہ اوقاف ایکٹ مساجد، دینی مدارس اور دیگر وقف اداروں کی سالمیت وبقا کے لئے خطرہ نیز خلاف شریعت وخلاف آئین ہے۔ یہ اجتماع اس ایکٹ کو مسترد کرتے ہوئے اس کی فوری واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع، پاکستان کے اکثریتی عوام اور مسلمان گھریلو تشدد بل کو خاندانی نظام، حیا وشرم، مشرقی روایات اور شریعت اسلامیہ سے متصادم سمجھتے ہیں۔ اس بل کا مقصد مغربی تہذیب اور بے راہ روی کا فروغ ہے۔ یہ اجتماع اس بل کو یکسر مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ بل فوری طور پر واپس لیا جائے۔

۵......حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے مابین ہونے والے معاہدات میں ڈیڈلاک پیدا کرکے دینی مدارس کے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں۔ دینی مدارس کے اکاؤنٹس کی بندش، کوائف طلبی کے نام پر خوف وہراس، علماء کرام کو فورتھ شیڈول میں شامل کرنے کے اقدامات کرکے دین دشمنی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ یہ عظیم الشان اجتماع اس معاہدہ کی تکمیل اور اس پر ڈیڈلاک کے خاتمے، بینک اکاؤنٹس رجسٹریشن اور کوائف کے معاملات حسب معاہدہ طے کرنے، علماء کرام کے خلاف اقدامات روکنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۶......کانفرنس کے منتظمین اپنے شرکائے جلسہ سے بھرپور استدعا کرتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات مثلاً شیزان، ذائقہ گھی، مشموم، پران سمیت تمام کا مکمل

۵:...... حلقہ سرگودھا: مولانا محمد خالد عابد زیر سرپرستی حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ۔

۶:...... حلقہ سرگودھا دیہاتی علاقہ جات: مولانا عبدالحکیم نعمانی۔

۷:...... حلقہ خوشاب، میانوالی: مولانا محمد نعیم۔

۸:...... حلقہ ڈیرہ اسماعیل خان: مولانا حمزہ لقمان۔

۹:...... حلقہ سرگودھا دیہات: مولانا مختار احمد۔

۱۰:...... حلقہ شاہین آباد لالیاں: مولانا عبدالستار گورمانی۔

۱۱:...... حلقہ مضافات و دیہات چنیوٹ، سرگودھا: مولانا محمد خالد عابد، مولانا مفتی خالد میر۔

۱۲:...... حلقہ ضلع چنیوٹ: مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد اقبال۔

۱۳:...... حلقہ عمومی: محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

۱۴:...... حلقہ مضافات چناب نگر: مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا توصیف احمد۔

۱۵:...... حلقہ ضلع شیخوپورہ: مولانا فضل الرحمن منگلہ ضلع شیخوپورہ۔

۱۶:...... حلقہ وادیٔ سون: مولانا محمد اسحاق ساقی۔

۱۷:...... حلقہ عمومی: محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

مذکورہ بالا مبلغین کرام اپنے اپنے حلقوں کے لئے مطلوبہ اشتہارات، پینا فلیکس اور اسٹیکرز لے کر روانہ ہوگئے۔ مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی نگرانی میں مذکورہ بالا تینوں چیزیں لگوائیں۔ امسال منعقد ہونے والی بڑی کانفرنسوں میں یہ آخری کانفرنس ہے۔ اللہ پاک شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

عمومی انتظامات کے لئے کانفرنس کی منتظمہ کا اجلاس:

چالیسویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ منعقد ہوا، جس میں مجلس کے مرکزی مبلغین اور جامعہ ختم نبوت کے اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں درج

بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی اور محبت رسول کا ثبوت دیں۔ منتظمین کانفرنس شرکاء سے درخواست گزار ہیں کہ تمام احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاقائی مبلغین سے رابطہ قائم کر کے عملی میدان میں اس کام کا حصہ بنیں۔

۷...... عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء سے درخواست ہے کہ اس وقت ملک بھر کے اہم شہروں، دیہات وقصبات تک سرکاری سطح پر بلدیہ کی منظوری سے اہم چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ کراچی، نواب شاہ، دریا خان، کنڈیارو، سکھر، رحیم یار خان، بہاول پور، لاہور، قصور، ڈیرہ غازی خان، لیہ، بھکر، چوک اعظم، چنیوٹ، فیصل آباد، پشاور، مردان، چارسدہ، کرک، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ، ایبٹ آباد، مانسہرہ، شیخوپورہ، میانوالی، جوہر آباد، تلہ گنگ، اپر دیر میں اہم چوک ختم نبوت چوک بن چکے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں سات چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ یہ چوک مستقل تبلیغ اور آگاہی کا ذریعہ ہیں۔ تمام شرکاء اپنے اپنے شہروں میں سرکاری سطح پر چوک منظور کرا کے وہاں ختم نبوت چوک کے نمایاں بورڈ لگوائیں۔ جہاں ہر وقت ختم نبوت کی تبلیغ ہوگی، وہاں آپ کا کاز بھی آگے بڑھے گا۔ بطور مہم وتحریک کے اس کام کو بڑھائیں۔

۸...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چالیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر کا عظیم الشان اجتماع آزاد کشمیر اور پنجاب اسمبلی کی طرف سے نکاح فارموں میں عقیدہ ختم نبوت پر مشتمل حلف نامے کو شامل کرنے کے اقدام کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اسپیکر پنجاب اسمبلی جناب چوہدری پرویز الٰہی اور محرکین قرارداد کی اس عمدہ کاوش کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ آئندہ بھی ایوان اقتدار میں تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی شمع کو روشن رکھیں گے۔

۹..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع چنیوٹ انتظامیہ کے تمام اداروں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے تمام تر انتظامات کی تکمیل کے لئے بھرپور تعاون کیا۔ کانفرنس کا یہ اجتماع مشائخ عظام، مشائخ حدیث، علماء کرام، مہتممین حضرات کے مدارس، شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات جو کانفرنس کی تیاری کے لئے ہمارے شانہ بشانہ رہے، دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ اجتماع عوام الناس کا بھی دل سے شکر گزار ہے کہ وہ اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر کانفرنس میں تشریف لائے۔ اللہ کریم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

ذیل ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں:

مہمانانِ خصوصی: مہمانان کے خورد و نوش اور ضیافت کے انچارج مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی ہوں گے جبکہ مولانا محمد الیاس الرحمٰن، مولانا مفتی محمد شعیب ممبران ہوں گے۔

عمومی طعام کی نگرانی: مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اقبال، مولانا صغیر احمد۔ پینے والے پانی کی نگرانی جامعہ کے اساتذہ قاری عبیدالرحمٰن، نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین کریں گے۔ کانفرنس میں بجلی کی ترسیل کے لئے جنریٹروں کا نظم کیا گیا، جس کے نگران لاہور شادی پورہ سے ادارہ الفرقان کے زعیم مولانا قاری سعید احمد، خوشاب کے مبلغ مولانا محمد نعیم، تھرپارکر اور بدین کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال ذمہ دار ہوں گے۔ ٹینٹ اور لاؤڈ اسپیکر کا نظم مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سپرد کیا گیا۔ لاؤڈ اسپیکر کے نگران مولانا محمد خبیب اور ٹینٹ کے نگران مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص ہوں گے۔ پوری کانفرنس کے انتظامات کی عمومی نگرانی حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کریں گے۔ مکتبوں اور دکانوں پر کوئی متنازعہ کتاب نہ ہو اور بلند آواز سے ٹیپ نہ چلائے جائیں، نگرانی مظفر گڑھ کے مبلغ مولانا حمزہ لقمان، شیخوپورہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلہ، پشاور کے مبلغ مولانا عابد کمال نے کی۔

اسٹیج سیکریٹریز: مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی نگرانی میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا خبیب اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسٹیج سیکریٹریز کے فرائض سرانجام دیئے۔

سیکورٹی: سیکورٹی کے فرائض حسب سابق دارالقرآن فیصل آباد کے طلبہ نے مولانا غلام فرید، مولانا قاری عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا محمد عمار کی نگرانی میں اور مانسہرہ کے احباب نے سرانجام دیئے۔ نیز بدھ شام ۲۷؍اکتوبر کو تشریف لانے والے مہمانانِ گرامی کے طعام، ۲۸؍اکتوبر جمعرات صبح کو دوپہر اور شام کو کھانے کی تفصیلات طے کی گئیں۔ خصوصی طعام کی نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا مفتی ظفر اقبال اور مولانا الیاس الرحمٰن کے سپرد کی گئی۔

عمومی طعام: طعام کی تقسیم کی نگرانی شیخوپورہ مجلس کے امیر مولانا قاری ابوبکر، بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی، جامعہ کے استاذ قاری عبیدالرحمٰن مع ٹیم طلبہ کے سپرد کی گئی۔

نیز عمومی طعام کی پکائی کی نگرانی کے فرائض مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، لاہور سے مولانا خالد محمود، سیّد جنید بخاری، جامعہ کے اساتذہ کرام، قاری محمد مدنی، قاری زبیر احمد نے سرانجام دیئے۔

استقبالیہ: شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد شاہد، مولانا عنایت اللہ کوئٹہ، مولانا خالد عابد، مولانا توصیف احمد اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ڈیوٹی دی۔

میڈیا سیل: مولانا عبدالحکیم نعمانی کی نگرانی میں مولانا عبدالنعیم، مولانا عرفان احمد، مولانا سمیع اللہ نے فرائض سرانجام دیئے۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی تعاون کیا۔ دیگر ایک درجن کے قریب شعبہ جات میں مبلغین اور اساتذہ کرام نے فرائض سرانجام دیئے۔

۲۷؍اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد سندھ اور خیبر پختونخوا اور کوئٹہ سے قافلے آنے شروع ہوگئے۔ ٹنڈو آدم سے مولانا راشد مدنی اور پنوعاقل سے شبیر احمد شیخ اور عبدالغفار شیخ کی قیادت میں دو بڑے قافلے آن پہنچے۔

۲۷؍اکتوبر رات بھر قافلے آتے رہے۔

صبح کی اذان کے وقت مسجد، قدیم مدرسہ اور جدید مدرسہ کے صحن سامعین اور شرکا سے بھر چکے تھے۔

۲۸؍اکتوبر صبح کی نماز کے بعد عارف باللہ مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ لاہور نے پنڈال میں درس دیا، جبکہ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کی دعا سے ہوا۔ عام طور پر افتتاحی بیان و دعا نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ فرماتے ہیں۔ سفر کی تھکاوٹ اور ناسازی طبع کی وجہ سے افتتاح نہ فرما سکے۔

صدارت: خواجہ خواجگان، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ نجیب احمد حفظہ اللہ نے فرمائی، جبکہ تلاوت جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے مدرس قاری محمد شعیب نے فرمائی۔ نعت محمد عزیر اور خورشید احمد راولپنڈی نے پیش کی۔

مقررین: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے راہنما مولانا مفتی محمد احمد، مبلغ کوئٹہ مولانا عنایت اللہ خان، حافظ محمد اویس گجر، مولانا محمد اصغر شریک دورۂ حدیث شریف، مولانا محمد ارشد شریک تخصص فی الفقہ و ختم النبوۃ، مولانا مجاہد محمود، مولانا محمد عبداللہ کے خطابات کے علاوہ مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، مولانا عبدالباسط گلستان چمن بلوچستان، مولانا مفتی محمد دین،

مولانا عبدالرزاق کی مروت خیبر پختونخوا، مولانا قاضی ہارون الرشید ناظم اعلیٰ راولپنڈی مجلس، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر رکن مرکزی رابطہ کمیٹی مجلس لاہور، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ، پیر شریف سندھ دارالعلوم کریمیہ قمبر کے استاذالحدیث مولانا لطف اللہ میمن نے خطاب فرمایا اور یہ نشست مولانا صاحبزادہ نجیب احمد مدظلہ کی دعا پر ختم ہوئی۔

دوسری نشست: ظہر کی نماز کے بعد جناب پیر رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت جھنگ سے تشریف لانے والے قاری محمد زکریا خالد نے کی۔ نعت عقیل الرحمٰن سرگودھا، مولانا محمد سعد جالندھری ملتان نے پیش کی۔

پہلا خطاب: (مولانا) محمد اسماعیل شجاع آبادی کا حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ہوا، جس میں قادیانیوں کے شبہات کے جوابات دیئے گئے۔ بعدازاں مولانا محمد طارق مبلغ راولپنڈی، مولانا محب النبی مہتمم دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور، مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں، مولانا محمد ساجد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ چیچہ وطنی، مولانا قاری علیم الدین شاکر ناظم اعلیٰ مجلس لاہور، مولانا عبدالشکور ٹیکسلا، شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی مہتمم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی فرزند ارجمند حضرت مولانا سائیں عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف جو سندھ کے بے تاج بادشاہ تھے نے تقریریں کیں۔ اس نشست کا آخری خطاب مولانا محمد امجد خان مدظلہ مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام کا ہوا۔

سوال و جواب کی نشست: ۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۱ء عصر کی نماز کے بعد سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

مجلس ذکر: مغرب کی نماز کے بعد مجلس ذکر منعقد ہوئی۔ برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کے خلیفہ حضرت مولانا سیّد مختار الدین شاہ دامت برکاتہم کربوغہ شریف نے ذکر خداوندی کے عنوان اور فضائل پر خطاب فرمایا اور امام الزاہدین حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ اٹک کے جانشین مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ نے سلسلۂ قادریہ راشدیہ کے مطابق ذکر کرایا۔

تیسری نشست: ۲۸/ اکتوبر بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔

صدارت: امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خان خاکوانی دامت برکاتہم نے کی۔

تلاوت: قاری سعود احمد ربانی ابن مولانا محمد یعقوب ربانیؒ فاروق آباد نے کی۔

نعت: حافظ ابوہریرہ سرگودھا، حافظ عبداللہ عزیز، امین برادران چوکیرہ نے اردو اور مسلم جان نقشبندی نے پشتو میں اور عثمان اجمل پھالور نے اردو زبان میں نعت پیش کی۔

مقررین: مولانا محمد ایوب خان ڈسکہ، مولانا صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ابن مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ راولپنڈی، مولانا صاحبزادہ خواجہ عبدالماجد صدیقی امیر مجلس خانیوال، مولانا قاری عبیدالرحمٰن امیر مجلس تلہ گنگ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ لاہور، مولانا نورالحق مہتمم جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کراچی، مولانا سیّد کفیل شاہ بخاری امیر مجلس احرار اسلام، مولانا عبدالشکور رضوی راہنما جمعیت علماء پاکستان فیصل آباد، جناب محمد متین خالد لاہور، جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی پاکستان، مولانا ڈاکٹر سعید خان اسکندر جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، مولانا قاری اکرام الحق امیر مجلس مردان، مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے چنیوٹ، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر جمعیت علماء پاکستان حیدرآباد، مولانا زاہد محمود قاسمی ابن خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودھا، مولانا پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی جھنگ۔ یہ نشست امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی دعا سے رات گئے اختتام پذیر ہوئی۔

۲۹/ اکتوبر: درس بعد نماز فجر شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم کہروڑپکا نے دیا۔

چوتھی نشست: ۲۹/ اکتوبر صبح دس بجے۔

صدارت: یادگار اسلاف مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس نے کی۔

تلاوت: مولانا قاری احسان اللہ فاروقی نقشبندی لاہور۔

نعت: حافظ امان اللہ، حافظ محمد عبداللہ، مولانا زین العابدین، اطہر جلالی پشاور۔

تقاریر: مولانا محمد ساجد مبلغ بھکر، مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص، مولانا محمد خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈوآدم، مولانا محمد حنیف سیّال مبلغ تھرپارکر بدین، مولانا توصیف احمد چناب نگر، مولانا عادل خورشید آزاد کشمیر،

مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ، مولانا محمد اویس مبلغ کوئٹہ، مولانا تجمل حسین مبلغ نوابشاہ، مولانا محمد سلمان معاویہ مبلغ جھنگ، مولانا شرافت علی مبلغ نارووال، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مجیب الرحمٰن مدنی شکارپور، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی امیر مجلس سکھر، جنرل حمید گلؒ کے فرزند ارجمند جناب عبداللہ گل، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش مہتمم جامعہ عمر بن خطاب ملتان نے خطاب فرمایا۔

پانچویں اور آخری نشست، بعد نماز جمعہ:

صدارت: امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم۔

تلاوت: قاری محمد صدیق فیصل آباد۔

نعت: مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال، جناب حافظ محمد ابوبکر کراچی، جناب محمد جعفر رفیق نے پیش کی۔

قراردادیں: مولانا حافظ محمد انس نے پیش کیں۔

آخری خطاب: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کا ہوا۔ یہ کانفرنس حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

امسال جمعۃ المبارک کا خطبہ اور نماز مسجد کے جنوب میں واقع طویل و عریض بنوری پارک میں ہوا۔ جمعہ کی اذان قاری عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد نے دی۔ خطبہ جمعہ اور نماز مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی نے پڑھائی۔ جمعہ کی دعا حضرت الامیر نے فرمائی۔ بنوری پارک تمام تر وسعت کے باوجود تنگیٔ داماں کا شاکی رہا۔ پارک سے مشرقی سڑک، مسجد اور مسجد کے سامنے والی سڑکیں نمازیوں سے پُر رہیں۔

مختلف نشستوں کے مہمانانِ خصوصی:

مولانا مفتی شہاب الدین موسیٰ زئی شریف، مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، چوہدری محمد شفیع، راؤ ظفر اقبال رائے پوری، مولانا صاحبزادہ عبدالقادر رائے پوری ابنائے مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ سرگودھوی، جناب محمد عارف، جناب محمد احمد، مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا محب اللہ لورالائی خلیفہ مجاز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ، حضرت میاں محمود احمد دین پوری، مولانا مفتی محمد طیب فیصل آباد، قاری ضمیر احمد پنو عاقل، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا مفتی محمد ابن مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ لاہور، مولانا مفتی تقی الدین شامزئی ابن حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کراچی، صاحبزادہ محمد زکریا، صاحبزادہ عبدالہادی ٹیکسلا۔ تخصص فی الفقہ میں تربیت پانے والے چودہ مفتی صاحبان کی دستار بندی ہوئی۔ درس نظامی کی سند فضیلت بیس علماء کرام نے حاصل کی اور ان کی دستار بندی کرائی گئی۔ شعبۂ تحفیظ سے اٹھارہ حفاظ نے مرکزی قائدین سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ ☆☆

جناب محمد عثمان منصوریؒ گوجرانوالہ

موصوف جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جانباز مجاہدین میں سے تھے۔ جب بھی کوئی دینی تحریک اٹھتی، موصوف اس میں پیش پیش ہوتے۔ کھیالی شاہ چوک بازار میں دکان کرتے تھے۔ اپنے بازار کی انجمن تاجران کے صدر اور دیگر عہدہ دار بھی کئی مرتبہ منتخب ہوئے۔ طالب علمی کے زمانہ سے جمعیت طلبہ اسلام سے منسلک ہوگئے۔ عمر پچاس سال کے لگ بھگ ہوگی۔ جامعہ عثمانیہ پونڈانوالہ کے قاری عبدالقدوسؒ سے دوستانہ تھا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندان گرامی اور ادارہ سے تعلق برقرار رکھا۔ ان کے سسر محمد صدیقؒ جمعیت علماء اسلام کے سالار تھے۔ جب تک زندہ رہے بھرپور جماعتی کردار کے ساتھ زندہ رہے۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت جس کا مرکز گوجرانوالہ تھا اپنے آپ کو تحریک کے خدام میں رکھا۔ ۱۹۸۷ء میں جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوگئے اور یہ تعلق تاحیات برقرار رکھا۔ اللہ پاک نے انہیں تین بیٹے عطا فرمائے، بڑے کا نام قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کے نام فضل الرحمٰن رکھا، دوسرے کا نام عبدالوہاب، تیسرے کا نام اسامہ رکھا۔ ان کی وفات ۱۶؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو ہوئی۔ اسی روز عصر کی نماز کے بعد مولانا داؤد احمد نے جنازہ پڑھایا، جس میں شہر کے علماء کرام کے علاوہ سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی اور ان کی تدفین علی جی ٹاؤن گرجاکھ کے قبرستان میں ہوئی۔ راقم نے ۱۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو ان کے پسماندگان سے ملاقات کرکے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان ختم نبوت کانفرنس سے

مولانا سیّد احمد یوسف بنوری کا خطاب!

ضبط وترتیب: مولانا محمد عثمان

حمد وصلوٰۃ کے بعد!

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو اور تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

اکابرین علماء امت، اساطین علم اور وہ بزرگ جن کے ہاتھوں میں ہم نے اپنے ہاتھ شفاعت کی غرض سے دیئے ہیں اور اس کھلے آسمان کے تلے پاکستان کے اطراف واکناف سے پیادہ اور سوار ہو کر خدا کے حضور گواہی دینے والے میرے عزیز مؤمن برادران گرامی!

حقیقت یہ ہے ہم بہت سی نسبتوں سے ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنی شناخت کے لئے بہت سے نام رکھ رکھے ہیں۔ ہم پرچم اختیار کرتے ہیں تو ہمارا سر اس پرچم کے ساتھ افتخار سے بلند ہوتا ہے۔ لیکن آسمان گواہ ہے، اس شب کی تاریکی میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ اس سچائی پر پردہ ڈال سکے کہ جب سے آیا ہے ہم نے تمام نسبتیں چھوڑ کر، تمام تعلق اور ناتے چھوڑ کر چودہ سو سال پہلے فاران کی گھاٹیوں میں پیغام حق بلند کرنے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے علاوہ کسی نسبت کو ترجیح نہیں دی۔ یہ وہ اصل ہے، یہ وہ حقیقت ہے کہ ہم ناتواں ہیں، ہم بہت کمزور ہیں، خالق کائنات جانتا ہے کہ بولنے والی زبان کے اندر اتنی طاقت اور توانائی نہیں کہ وہ اس حقیقت کا حق ادا کر سکے اور شاید سننے والے بھی اپنے اخلاص کے ساتھ اس پیغام کو سچ سمجھ سکیں۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ ماں ہمیں عزیز ہے، ہم اس کے قدموں کے تلے جنت دیکھتے ہیں لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بعد دیکھتے ہیں۔ ہم نے اپنے باپ کا نام اپنے نام سے پہلے لگانا فخر سمجھتے ہیں، لیکن اس ملتان کی سرزمین میں اس بات کا اعلان پھر کر دینا چاہتے ہیں کہ باپ کی نسبتوں کا افتخار ایک طرف، آمنہ کے لال (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت اس سے پہلے ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جو ختم نبوت کے نام سے دہرائی جارہی ہے، بتلائی جارہی ہے۔ نسل کے بعد نسل، فرد کے بعد فرد، خاندان میں کوئی مجھ سا نکما ہو یا کوئی اعلیٰ منصب پر فائز ہو، اسی ایک بات کو کہنے کے لئے اپنے حصہ کی توانائی جمع کر کے خدا سے اپنے لئے اخلاص مانگ کر اس عہد کا اعلان کرنے آتے ہیں۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجانی چاہئے کہ یہ گواہی اس گواہی کا تسلسل ہے جب اس کائنات کی سب سے عظیم ہستی، اس کائنات کی وجہ تخلیق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے ہو کر اپنے ایک لاکھ جاں نثار صحابہ سے پوچھا تھا، طویل خطبہ کے بعد: اَلا ھَلْ بَلَّغتُ؟ کہ جو آسمان سے مجھ پر امانت اتری تھی، ذات الٰہی نے آسمان کے سات پردے فاش کر کے میرے قلب کو مہبط وحی بنا کر جس حقیقت کا اعلان کیا تھا، کیا میں نے تمہیں پہنچادیا؟ تو پورے مجمع نے یک زبان ہو کر کہا تھا: ”نعم نحن نشھد انت بلّغت ھذہ الامانۃ“ اور اس وقت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا تھا: اے بار گاہ خداوندی تو اس بات کی شہادت دے دے کہ یہ مجمع کہہ رہا ہے کہ جو پیغام مجھ تک پہنچا تھا وہ میں نے پہنچا دیا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کو کہا تھا: ”فلیبلغ الشاھد منکم الغائب“ جو تم میں سے موجود ہیں وہ یہ پیغام اگلی نسلوں کو پہنچائیں۔ تاریخ گواہ ہے، اس کے بعد قادسیہ ہو، کربلا ہو، شاملی ہو یا اس ملتان میں اس کا نسلی بیٹا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہو، تمام یہ گواہیاں اپنی پوری ایمان داری کے ساتھ دیتے رہے۔

آج اس آسمان کو مخاطب کر کے پھر اس

کے امتی اللہ تبارک و تعالیٰ سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ ہم ناتواں ہیں، مجمعے کی طاقت کا بھروسہ نہیں، آواز کے خروش پہ بھروسا نہیں، اخلاص پر یقین نہیں، ہمیں لوگوں کے عزائم کے بارہ میں کوئی اچھا گمان نہیں، لیکن ہم جتنا زور و طاقت رکھتے ہیں، یہ پیغام بتائیں گے کہ آسمان سے آخری بار کسی سے خطاب کیا تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ ہم یہ پیغام دیں گے۔ تم یہ شہادت دیتے ہو؟ جلدی مت کرو ہاتھ اٹھانے میں، بہت سے اور حضرات آئیں گے وہ اپنے انداز سے آپ کا جذبہ ابھاریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ ہاتھ اٹھانے میں جلدی مت کرنا، سر جھکانے میں دیر نہ کرو۔ ایک بار دامن دل کو ٹٹول کر دیکھو، دیکھو، اگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا چراغ جل رہا ہے تو کل آگے تاج برطانیہ ہو یا آج امریکا ہو، کوئی طاقت، کوئی مائی کا لال اس پیغام کی گواہی دینے سے ہمیں روک نہیں سکتا۔ کیونکہ ہم نے یہ گواہی مجمعوں کے زور پر نہیں دی، ہم نے یہ گواہی طاقت کے نشے میں نہیں دی، طاقت سے بدترین گالی ہمارے اسلام میں نہیں۔ طاقت کا نشہ نہیں، مجمع کا نشہ نہیں، اپنے حواس کا نشہ نہیں، علم کا نشہ نہیں۔ اس امانت کے ساتھ ہماری نجات وابستہ ہے اور پوری کائنات کی نجات وابستہ ہے۔

ہم اس موقع پر پورے اطمینان کے ساتھ پوری دنیا سے مخاطب ہونا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارے لہجے میں تمہیں وہ سچائی کی جھلک محسوس نہ ہوتی ہو، جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جاں نثار صحابہؓ اور اہل بیتؓ کا خاصہ تھی۔ ممکن ہے ہمارے اخلاق میں کمی آ گئی ہو۔ رات کی تاریکیوں نے ہمارے دامن کو اتنا اجالا نہ بخشا ہو کہ ہم اس سے تمہیں وہ منظر دکھا سکیں کہ کائنات میں سچائی چلتی کس طرح تھی، بولتی کس طرح تھی۔ انگلی اٹھتی تھی تو خدا کی طاقت کیسے خطاب کرتی تھی۔ خدا نے ہمارے لئے انعامات کیا رکھے ہیں۔ یہ بات کس نے کس انداز میں بتائی۔ مگر ہم عاجزانہ درخواست کرتے ہیں، ہمیں تمہاری ایجادات سے مسئلہ نہیں، ہمیں تمہارے عقل و شعور کی ترقیوں سے بیر نہیں۔ ہماری تمہاری جنگ ملک اور ملت کی نہیں۔ وہ جنگیں ہم نئے عنوان سے لڑتے ہیں، وہ جنگیں بھی انسانی جنگیں ہیں۔ اس کے لئے عنوان الگ الگ کرتے ہیں۔ لیکن سچ کو پوری دیانت داری کے ساتھ سنو، اگر تم عقل و شعور کے ساتھ واسطہ رکھتے ہو تو یہ ہمارا پیغام سنو۔ ہماری بات سمجھو کہ کسی کے اندر یہ جرأت نہیں ہو سکتی، یہ بات قابل فہم نہیں ہو سکتی، اس بات کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ کسی خطے میں جس کا دل چاہے وہ دامن مصطفیٰ پر ہاتھ ڈالے۔

یہ ہماری انا کا مسئلہ نہیں، یہ ہمارے علم کا مسئلہ ہے۔ وہ علم جو علم مل نہیں سکتا، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یہ مسئلہ طاقت کا مسئلہ نہیں، یہ مسئلہ سیٹ اور اقتدار کا مسئلہ نہیں۔ ہم میں اتنی غیرت ہے کہ جب اقتدار کی جنگ لڑتے ہیں تو اس عنوان سے لڑتے ہیں، ہم میں بھی اتنی طاقت ہے کہ جب ہم کوئی چیز مانگتے ہیں تو اس کے اصولوں پر مانگتے ہیں۔ مگر یہ مسئلہ تمہاری نجات کا ہے۔ تم نے فلسفہ کی اڑھائی ہزار سال تاریخ دیکھی، ڈھائی سو سال کے اندر صنعتی انقلاب دیکھا۔ آج ان نت نئے اور عنوانوں سے ہم تم سے استفادہ کر رہے ہیں اور کرنے کو تیار ہیں۔ مگر جان رکھو کہ یہ علم آسمان سے مقابلہ ہے۔ یہ واحد امانت ہے جو غریب کو تسلی دیتی ہے، میں غریب مر جاؤں گا، میرے رب کی رحمت جنت دے گی۔ تم اس علم پر ہاتھ اٹھاؤ گے تو غریب سے اس کا آخری سہارا چھینو گے، ہمارے شعور کو چھینو گے۔ اس بات پر کمپرومائز نہیں ہو سکتا۔ یہ بات سمجھو۔ ہمارے لہجے کی طاقت پہ غور نہ کرو۔ ہماری دلیل سمجھو۔ ہماری بات میں خلوص تلاش کرو۔ ہم غریب سہی، ہمارے میں اگرچہ طاقت نہ سہی، مگر تم اپنے ایوانوں میں خود کاشتہ پودے پیدا کر کے نئے عنوانات سے اگر یہ چیز ہم میں انڈیلنے کی کوشش کرو گے تو زمین پلٹ جائے گی، ہماری مائیں ہم سے رشتہ توڑ دیں گی، ہم اس معاشرے میں جی نہیں پائیں گے۔ یہ آخری وحی ہے، پورے اطمینان کے ساتھ ہم اس پر خدا سے اجر کی امید رکھتے ہیں۔

لہٰذا دھمکی کے عنوان کی بات نہیں، زور و زبردستی کے فیصلے نہیں۔ طاقت کی گفتگو تو تم کر رہے ہو۔ تم ہماری غربت کا مذاق اڑا کر، ہماری ظاہری دنیا میں پیچھے رہ جانے کا مذاق اڑا کر، تمہارا خیال یہ ہے کہ تم نے برقی قمقمے، بم بنائے تو شاید شعور کے نہاں خانوں میں جگمگاتی وحی کی روشنی تم بنا سکو گے۔ یہ معاملہ کوئی اور ہے، یہ سلسلہ کوئی اور ہے۔ یہاں تمہاری چیز نہیں چلے گی۔

لہٰذا مہمانان گرامی! پورے اطمینان کے ساتھ اس قافلے کی ہمراہی میں شرکت اختیار

کیجئے۔ فروعات سے بلند ہو کر اپنے سارے اختلاف کو ان کی اپنی جگہوں پر رکھتے ہوئے اور تمام اپنی شناختوں کو برقرار رکھتے ہوئے ہم اس معاملہ کے اندر اس ملتان سے لے کر چناب نگر، چناب نگر سے لے کر افریقا کے صحراؤں تک یہ بات اور پیغام پہنچا دیں گے کہ:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

لہٰذا اس پیغام کی سچائی کو گلی گلی اور فرد فرد تک پہنچانے کے لئے اپنے پورے اخلاص کے ساتھ پوری تندہی کے ساتھ اس قافلہ کا حصہ بنئے، تا کہ پیغام دیا جا سکے کہ عمارتیں کہنہ ہو جاتی ہیں تو اسٹیڈیم کا نام کہنہ رکھ دیا جاتا ہے۔ سلطنتیں سکڑتی اور پھیلتی رہتی ہیں، لیکن سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے ملتان میں آ کر ایک مرتبہ پھر کہتے ہیں۔ ایوب خان کی آمریت نہیں رہی تو آج کا جبر بھی نہیں رہے گا۔ یہ عنوان بدل سکتا ہے مگر ہم سے کوئی اپنی نیت نہیں چھپا سکتا، ہم جانتے اور سمجھتے ہیں، یہ طاقت زیادہ دیر نہیں رہے گی۔ یزید کے دربار میں نہیں رہی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے منصور کے دربار میں نہیں رہی تو یہ طاقت زیادہ دیر نہیں رہے گی۔ یہ آسمان کا فیصلہ ہے اور اگر زمین میں ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا نہیں ہوا تو پھر آسمان سے فیصلہ خود اترے گا۔ یہ چراغ بجھا دیئے جائیں گے۔ میرے رب کو اس زمین کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، سورج بے نور ہو جائے گا، ستارے کام کرنا چھوڑ دیں گے۔ پھر رب کائنات خود اس کائنات کو پکارے گا: ”لمن الملک الیوم“ آج کس کی حکومت ہے؟ للہ الواحد القہار!

جاہ و جلال دام و درم اور کتنی دیر
ریگ رواں پہ نقش قدم اور کتنی دیر
اب اور کتنی دیر یہ دہشت یہ ڈر یہ خوف
گرد و غبار عہد ستم اور کتنی دیر
حلقہ بگوشوں اور عرض گزاروں کے درمیان
یہ تمکنت یہ زعم کرم اور کتنی دیر
شام آ رہی ہے ڈوبتا سورج بتائے گا
تم اور کتنی دیر اور ہم کتنی دیر

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

بقیہ:......آپ کے مسائل

۴:...”فلو وجدته عنیناً أو مجبوباً ولم تخاصم زماناً لم یبطل حقها (قوله لم یبطل ای مالم یقل رضیت بالمقام معه، كذا قیده في التاتار خانیة عن المحیط.....الخ) (الفتاوی الشامیه مع الدرمختار، ص:۴۹۹، ج:۳، باب العنین)

۵:...”واذا رفعت المرأة الی القاضي وادعت أنه عنین وطلبت الفرقة فان القاضي یسئله هل وصل الیها اولم تصل فان اقر أنه لم یصل أجله سنةً.“ (فتاوی عالمگیری، ص:۵۲۲، ج:۱، کتاب الطلاق، الباب للثانی عشر فی العنین وغیره)

واضح رہے کہ مہلت کا سال حاکم (قاضی) کے مہلت دینے کے وقت سے شمار ہوگا، اس سے پہلے جتنا زمانہ گزر چکا ہو اس کا اعتبار نہیں ہے۔

وفي الشامية: ولا یعتبر تاجیل غیر الحاکم کائناً من کان، فتح.

وفي الدر: ویؤجل من وقت الخصومة مالم یکن صبیاً ....الخ

(الدرالمختار مع الشامی، ص:۴۹۸، ۴۹۷ باب العنین)

۶:... مہر کامل کی ادائیگی شوہر پر لازم ہے، کیونکہ مہر خالص عورت کی ملکیت ہے۔ خلوت صحیحہ سے مہر کامل واجب ہو جاتا ہے۔

درمختار اور شامی میں ہے:

”والا بانت بالتفریق من القاضي ان ابی طلاقها..... ولها کمال المهر وعلیها العدة لوجود الخلوة الصحیحة“ (ص:۴۹۸، ج:۳)

تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے: (الحیلة الناجزة للتھانویؒ، ص:۴۳ تا ۵۰، فتاویٰ مفتی محمودؒ، ص:۱۰۰ تا ۱۰۳، ج:۷)

واللہ اعلم بالصواب.

مسلم ریاست میں تعلیمی اداروں کی ذمہ داری

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

(پنجاب یونیورسٹی کے ادارہ تعلیم و تحقیق کے زیر اہتمام ''ریاست مدینہ اور تعلیمی نظام'' پر پہلی قومی کانفرنس میں پیش کی گئی گزارشات کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے)

بعد الحمد والصلوٰۃ! قابل صد احترام معززین وسامعین! سب سے پہلے تو شکریہ ادا کروں گا اور خوشی کا اظہار کروں گا کہ ادارہ تعلیم وتحقیق جامعہ پنجاب نے اس سیمینار کا اہتمام کیا اور اس وضاحت کے ساتھ کہ میں ایک خالص مولوی ہوں، اسکول میں چوتھی کلاس سے والد صاحب نے اٹھا کر حفظ قرآن کریم کی کلاس میں ڈال دیا تھا، تب سے اسی لائن پر ہوں، دس سال تقریباً پڑھتا رہا اور پچاس سال سے پڑھا رہا ہوں، مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے اور اعزاز بھی سمجھ رہا ہوں کہ ملک کے ممتاز اساتذہ کرام کی محفل میں کچھ عرض کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

پہلی بات تو میں عمومی موضوع کے حوالے سے کہنا چاہوں گا کہ پاکستان اور ریاست مدینہ جسے موجودہ حکومت کا تصور بیان کیا جاتا ہے، جبکہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ بھی یہی بات کرتے رہے ہیں، اور مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ بھی یہی بات کرتے رہے ہیں، اس لئے پہلی گزارش یہ کروں گا کہ تحریک پاکستان اور پاکستان کی ریاست کے جو فکری رہنما ہیں، میں سرسید احمد خان سے شروع کروں گا، جسٹس سید امیر علی بھی اس کا حصہ ہیں، ان کے ساتھ علامہ اقبال اور قائد اعظم کی تعلیمات کو تعلیمی نظام میں، ملکی نظام میں، اور معاشرت میں ہمیں بنیاد کے طور پر سامنے رکھنا ہوگا تب ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک ریاست بنا سکیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان بناتے وقت ہم نے یہ بات طے کر لی تھی کہ پاکستانی ریاست کی نوعیت کیا ہوگی؟ یہ سیکولر ریاست ہوگی؟ خالص جمہوری ریاست ہوگی؟ یا خلافتِ عثمانیہ طرز کی خاندانی ریاست ہوگی؟ یا خالص مذہبی ریاست ہوگی؟ یہ سوالات اور آپشنز ہمارے سامنے تھے، ہم نے اس وقت طے کر لیا تھا جس پر تمام طبقات متفق ہوگئے تھے، علماء کرام بھی متفق تھے، سیاستدان بھی متفق تھے، پارٹیاں بھی متفق تھیں، چنانچہ علماء کرام کے بائیس نکات اور دستور اسی بنیاد پر آئے۔ اس میں تین بنیادی باتیں ہم نے طے کی تھیں جو ریکارڈ پر ہیں۔

(۱) ایک بات یہ تھی کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے، (۲) دوسری بات یہ ہے کہ حق حکمرانی عوام کے منتخب نمائندوں کو حاصل ہے، (۳) تیسری بات یہ طے کی تھی کہ قرآن وسنت کے احکامات کی پابندی سب کے لئے ضروری ہے۔ میرے خیال میں ہمیں یہ تین باتیں ہر وقت ذہن میں رکھنی چاہئیں اور اسی پر ہماری تمام پالیسیوں کی بنیاد ہونی چاہئے۔ دستور بھی اسی کا تقاضا کرتا ہے اور نظریہ پاکستان بھی اسی کا تقاضا کرتا ہے۔

ان دو تمہیدی باتوں کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور اس حوالہ سے دو جملے نقل کروں گا، ایک یہ کہ ''بعثت معلماً'' مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔ اور واقعتاً دنیا کے سب سے بڑے استاذ اور معلّم اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے۔ یعنی آئیڈیل شخصیت تعلیم میں بھی اور عمل میں بھی۔

دوسری بات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ''بعثت لاتمم مکارم الاخلاق'' مجھے اخلاقیات کا معیار اور دائرہ مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاقیات کا جو دائرہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اب تک وہی آئیڈیل ہے اور الحمد للہ! قیامت تک یہی معیار رہے گا کہ اس سے بہتر دائرہ اور اس کا عملی نمونہ نہ آج تک کوئی پیش کر سکا ہے نہ ہی قیامت تک پیش کر سکے گا۔

آج گلوبلائزیشن کا عمل بڑھ رہا ہے اور فاصلے سمٹ رہے ہیں، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا آنے والے دور کے حوالے سے کہ ''یتقارب الزمان'' فاصلے سمٹ

جائیں گے۔ زبانی فاصلے بھی سمٹتے جا رہے ہیں اور ذہنی بھی، اور ایک گلوبل سوسائٹی وجود میں آ رہی ہے۔جس کا سب سے پہلا دائرہ ہم انسانیت کے حوالہ سے بتا رہے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پہلا خطاب ہی ’’یا ایھا الناس‘‘ کے عنوان سے تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر کھڑے تھے تو سامنے کون تھا؟ مکی تھے، قریشی تھے، عرب تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کس کو کیا؟ اور پھر تیئس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم ’’ایھا الناس‘‘ کے دائرے میں خطاب کرتے رہے اور اصلاح کرتے رہے، اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیس سال کی محنت کے نتیجے میں آخری ہدایات دے رہے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں، جو تین چار خطبوں کا مجموعہ ہے، ان میں ہدایات دے رہے تھے تو وہاں بھی انسانی دائرے کے اصول یا ایس او پیز بیان کر رہے تھے، انفرادی حوالے سے بھی اور اقوام وطبقات کے حوالے سے بھی۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہیں اور صرف معلمِ اخلاقیات نہیں بلکہ متمم اخلاقیات ہیں، اخلاقیات کو اپنی انتہا تک پہنچانے والی کائنات کی سب سے برتر شخصیت۔ اس کے بعد یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سب سے پہلا دائرہ انسانی ہے، اس دائرے میں سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیسیوں واقعات میں سے صرف دو واقعات پیش کروں گا کہ انسانی اخلاقیات کا دائرہ کیا ہے؟

بدر کی جنگ میں جب قیدی آئے اور قیدیوں کے بارے میں فیصلے کا موقع آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پرانا واقعہ یاد آ گیا کہ جب طائف میں پتھر پڑے تھے اور لہولہان ہو کر طائف سے مکہ پہنچے تھے تو راستے میں ایک کافر سردار مطعم ابن عدی نے پناہ دی تھی، ڈیرے کے دروازے کھولے تھے، لڑکوں کو بھگایا تھا، اندر تھوڑی دیر پناہ دی تھی، دشمن ہونے کے باوجود۔ وہ کافر ہی فوت ہوا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر میں وہ یاد تھا، ایک جملہ کہا کہ اگر وہ مطعم ابن عدی زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی سفارش کرتا تو اس کی خاطر میں ان قیدیوں کو ویسے ہی چھوڑ دیتا۔ انسانیت کا ایک دائرہ یہ ہے کہ کافر کا احسان ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد ہے، اس احسان کی شکرگزاری بھی کر رہے ہیں۔

ایک مدینہ منورہ کا واقعہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک جنازہ سامنے گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احتراماً کھڑے ہو گئے، جنازہ گزر گیا، کسی ساتھی نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا، فرمایا ’’الیست نفسًا؟‘‘ کیا انسان نہیں تھا؟ یعنی احترامِ انسان، انسانیت کا دائرہ، جس پر نمونے کے طور پر دو واقعات میں نے عرض کیے ہیں۔

دوسرا دائرہ مسلم امہ کا ہے، اس پر بھی بیسیوں باتیں عرض کی جا سکتی ہیں لیکن میں حجۃ الوداع کے خطبہ میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان پیش کرنا چاہوں گا جس میں آپ نے خطاب کرتے ہوئے تین حرمتوں کا واسطہ دیا تھا۔ (۱) بیت اللہ کی حرمت کا واسطہ دیا، (۲) شہر حرام مکہ مکرمہ کی حرمت کا واسطہ دیا، (۳) اور حج کے دن کی حرمت کا واسطہ دیا۔ اور یہ جملے فرمائے تھے ’’فان دماء کم واموالکم واعراضکم وابشارکم علیکم حرام کحرم یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا‘‘ (بے شک تمہاری جانیں، تمہارے مال، تمہاری آبروئیں اور تمہارے چمڑے آپس میں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینے میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے)۔ یہ مسلم امہ کے دائرے کی بات ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

اس کے بعد اگلا دائرہ ہے بین الاقوامی۔ آج کا بین الاقوامی ماحول ایک اعتبار سے مثبت بھی ہے کہ اقوام اور تہذیبیں آپس میں گڈمڈ ہو رہی ہیں، ثقافتیں آپس میں مدغم ہو رہی ہیں، تہذیبیں ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ جبکہ بین الاقوامیت کے حوالہ سے ایک جملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیتوں میں یہ ہے کہ ’’اجیزوا الوفد کما کنت اجیزہ‘‘ دوسری قوموں کے نمائندے تمہارے پاس آیا کریں گے کافر بھی ہوں گے، ان کا ویسے ہی اکرام کرنا جیسے میں اکرام کرتا ہوں۔ تم نے مجھے دیکھ لیا ہے کہ دشمن کا نمائندہ بھی اگر آیا ہے تو میں نے کیسے اکرام کیا ہے۔ اکرام میں عزت بھی ہے، اکرام میں پاسداری بھی ہے، اکرام میں خدمت بھی ہے، ساری چیزیں شامل ہیں۔ یہ بین الاقوامی ماحول کے بارہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک واضح ہدایت کا میں ذکر کیا کرتا ہوں کہ کافر قوموں کے نمائندوں کا اکرام ویسے ہی کرنا ہے جیسے میں کرتا ہوں۔ یہ تیسرا دائرہ ہے۔

اس کے بعد ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فی الوقت صورتحال یہ ہے کہ بین الاقوامی ماحول سے ہماری شکایات بھی ہیں اور میں خود شکایات کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اگر آپ اس بات پر غور فرمائیں تو میری طالب علمانہ رائے

یہ ہے کہ دنیا پر اس وقت حکومتوں کی حکومت نہیں ہے بلکہ معاہدات کی حکومت ہے۔ دنیا میں کہیں بھی حکومتوں کی حکومت نہیں، صرف یہ فرق ہے کہ جو قوم یا ملک طاقتور ہے وہ راستہ نکال لیتا ہے، کمزور پھنسا رہتا ہے۔ اس وقت دنیا پر حکومت معاہدات کی ہے جیسا کہ یورپی یونین اس وقت ہم سے کوئی ستائیس معاہدات کی پابندی کا مطالبہ کر رہی ہے، مجھے بھی شکایات ہیں بین الاقوامی معاہدات سے، اسے بین الاقوامی جبر کہہ لیں، تسلط کہہ لیں، جو مرضی کہہ لیں، مگر میں تعلیمی ماحول میں اپنی یہ بات دہرانا چاہوں گا، پہلے بھی کئی بار یہ بات مختلف جامعات میں عرض کر چکا ہوں کہ آج جو یہ بین الاقوامیت کا ماحول ہے اس کا ایک مثبت پہلو ہے کہ قرب پیدا ہو رہا ہے اور ’’یاایھاالناس‘‘ کا وہ ماحول پیدا ہو رہا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر کیا تھا اور اس کے عملی تقاضے حجۃ الوداع کے خطبہ میں بیان کئے تھے، جبکہ بین الاقوامی معاہدات کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس نے کمزور قوموں کو بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ اس پر علمی رہنمائی تو جامعات ہی کا کام ہے اور کیسے جکڑا ہوا ہے یہ آپ حضرات کے سامنے عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اس تہذیبی کشمکش اور سولائزیشن وار میں جس طرح ویسٹرن سولائزیشن دوسری معاصر تہذیبوں کو کارنر کرتی جا رہی ہے یہ نظرانداز کرنے کا مسئلہ نہیں ہے۔

معاہدات کے زور سے، معاشی دباؤ کے زور سے، اور لابنگ کے زور سے، اس پر کبھی اپنی شکایات پیش کرنے کا موقع ملا تو تفصیل سے عرض کروں گا، اس وقت عمومی ماحول کے حوالہ سے عرض کر رہا ہوں کہ کس طرح طاقت معاہدات کے زور پر اپنا راستہ نکالتی جا رہی ہے اور کس طرح تہذیبی غلبہ اور معاصر تہذیبوں کو کارنر کرنے کی باتیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یعنی تعلیمی لوگوں کو اس پر بات کرنی چاہئے، رہنمائی کرنا یونیورسٹیوں اور جامعات ہی کا کام ہے، بنیادی علمی فکری رہنمائی فراہم کرنا تعلیمی اداروں کا کام ہے۔ یہ جامعات کی ذمہ داری ہے کہ صورتحال کا تجزیہ کریں، البتہ سیاسی کشمکش سے ہٹ کر کریں۔ معروضی صورتحال کا تجزیہ کریں کہ ہم کہاں کہاں پھنسے ہوئے ہیں اور کیسے نکلنا ہے؟ میں ایک عرصہ سے کہہ رہا ہوں کہ عصری تعلیمی مراکز کو اور دینی تعلیمی مراکز کو آپس میں مل بیٹھنا ہوگا۔ ہمارا کام بھی آپ کے تعاون کے بغیر نہیں چل سکتا اور آپ کا کام بھی ہمارے بغیر نہیں چل سکتا۔ ہمیں آپس میں مل بیٹھنا ہوگا، ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا ہوگا، اور مل جل کر قوم کی علمی فکری رہنمائی کرنا ہوگی۔ انہی دو باتوں پر میں اپنی بات مکمل کرنا چاہوں گا۔

(۱) تعلیمی اداروں کو اپنی قومی اور ملی دونوں قسم کی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہئے اور سیاسی دائروں سے ہٹ کر خالص علمی فکری سطح پر قوم کی رہنمائی کا کچھ نہ کچھ سامان کرنا چاہئے۔ (۲) اور دینی وعصری دونوں طرف کے تعلیمی اداروں کو آپس میں مل کر کام کرنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہماری زندگی میں یہ خوشی ہمیں مل جائے، وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

(بیان: پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۲۸ ستمبر ۲۰۲۱ء)

کراچی کے مدارس میں ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) حلقہ صدر ٹاؤن میں مدرسہ یوسفیہ کھتری مسجد مارکیٹ میں صبح ۸ تا ۱۰ بجے درجۂ اولیٰ تا ثالثہ کے طلبہ میں راقم الحروف نے ’’تعریف ختم نبوت اور قادیانیوں سے چند سوال‘‘ کے عنوان پر درس دیا، جبکہ ۸ تا ۱۰ بجے مبلغ کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن نے رابعہ تا سابعہ کے طلبہ میں ’’نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔ کورس کے دوسرے حصے میں ۱۰ تا ۱۲ بجے مولانا عبدالحئی نے اولیٰ تا ثالثہ کے طلبہ سے ’’عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت‘‘ کے عنوان پر جبکہ ضلع شرقی کے مسؤل مولانا محمد رضوان نے ۱۰ تا ۱۲ بجے رابعہ تا سابعہ کے طلبہ سے ’’مہدی علیہ الرضوان اور کفریات مرزا‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔ کورس کے اختتام پر مدرسہ ہذا کے سہ ماہی امتحان کے اول، دوم اور سوم طلبہ میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ ادارے کے تمام اساتذہ بالخصوص مہتمم مدرسہ یوسفیہ، استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن مولانا محمد یاسین صاحب نے خوب دلچسپی اور محبت کا اظہار کیا۔

حلقہ صدر ٹاؤن میں مدرسہ معہد الارشاد، مہاجر کی مسجد میں دوپہر ڈھائی تا ساڑھے تین بجے استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد مولانا مسعود احمد الغاری نے ’’عقیدۂ ختم نبوت: قرآن وحدیث کی روشنی میں‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔ ساڑھے تین تا ساڑھے چار بجے مبلغ کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن نے ’’عقیدۂ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔

تین مختصر....مگر جامع نصیحتیں!

ازافادات: حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی مدظلہ (مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)
مرتب: مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (نصیحت کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ”تم جہاں کہیں بھی رہو اللہ سے ڈرو! خطا ہو جانے کے بعد نیکی کرلو کہ وہ برائی کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔“ (ترمذی شریف)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کون؟:

حضرت ابوذر غفاریؓ کا شمار ان خوش نصیب صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے جو پہلے پہل اسلام قبول کرنے والوں میں تھے اور مسلمان ہونے سے قبل بھی توحید پرست اور عبادت گزار تھے۔ سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والوں میں آپ چوتھے یا پانچویں نمبر پر آتے ہیں۔ آپ مزاجاً، زاہد وقانع، تارک الدنیا اور شب زندہ دار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شمار صفہ کے ان قابل قدر تلامذہ میں ہوتا ہے جن کے بارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ حضرات جنت میں میرے قریب تر ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی: جندب، کنیت: ابوذر اور والد کا نام جنادہ ہے۔ آپ کا سراپا کچھ اس طرح ہے: قد دراز، رنگ سیاہی مائل، داڑھی گھنی، آخری عمر میں بال بالکل سفید ہو گئے تھے۔ (ابن سعد،۴/۱۶۹)

غزوہ خندق کے بعد سے سارا وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے، اس سے پہلے اپنے قبیلہ غفار میں تھے۔ (مسند احمد،۵/۱۷۴)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کہنے پر مقام ”ربذہ“ میں قیام پذیر رہے اور وہیں پر وصال فرمایا۔ وفات کے بعد ایک یمنی قافلہ کوفہ سے آرہا تھا، جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب اس جگہ پر پہنچے اور وفات کا علم ہوا تو انہوں نے ہی آپ کو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھائی اور اسی جگہ پر تدفین عمل میں آئی۔ (الاصابہ)

جوامع الکلم کسے کہتے ہیں؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ وجوہ سے انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے۔ (۲) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ (۳) میرے لئے مال غنیمت کو حلال کردیا گیا۔ (۴) میرے لئے تمام روئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنادی گئی۔ (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا۔ (۶) مجھ پر نبوت ختم کردی گئی۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد)

جن چھ باتوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء کرام پر فوقیت عطا کی گئی ہے من جملہ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو جوامع الکلم عطا کئے گئے یعنی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی باتیں بتلائی ہیں اور آپ کی زبان حق شناس سے وہ جملے کہلوائے ہیں، جو اپنے الفاظ کے اعتبار سے بہت مختصر؛ مگر اپنے معنی کے اعتبار سے نہایت جامع ہیں۔

بعض شراح نے جوامع الکلم کا مصداق قرآن پاک کی آیات کو بھی قرار دیا ہے؛ کیونکہ قرآن پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے جس کے بارے میں ”اوتیت“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چناں چہ جوامع الکلم کا ایک مصداق قرآن پاک کی آیات ہیں، ان کی جامعیت کا کیا کہنا وہ تو سراپا اعجاز ہیں؛ مگر اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات ہیں وہ بھی جوامع الکلم کا مصداق ہیں اور علما کرام نے اس جہت سے بھی مستقل کام کیا ہے، مثلاً علامہ ابن رجب حنبلی نے ”جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیث من جوامع الکلم“ اسی طرح مولانا عاشق الٰہی صاحب نے ”زادالطالبین“ اور علامہ محمد عوامہ کے صاحبزادے محی الدین صاحب نے بھی اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے اور پہلے بھی متعدد کتابیں اس موضوع پر لکھی جا چکی ہیں؛ جن میں ان احادیث کو جمع کیا گیا، جو الفاظ کے اعتبار سے بہت مختصر اور معنی کے اعتبار سے بہت جامع ہیں۔ مثلاً ”انما الاعمال بالنیات“ اور اس طرح کی روایتیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول آپ کی یہ تین نصیحتیں بھی جوامع الکلم میں داخل ہیں، جو اختصار کے باوجود بہت ہی جامع اور اثر انگیز ہیں۔اب ہر ایک کی مختصر تشریح ملاحظہ ہو:

(۱) جہاں کہیں رہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو!

تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جہاں کہیں بھی رہو! جہاں کہیں کے معنی میں بڑا عموم ہے۔خلوت میں رہو، جلوت میں رہو، اپنے متعارف لوگوں میں رہو یا اجنبی لوگوں میں رہو، مسجد میں رہو یا گھر اور بازار میں رہو، عبادت میں مشغول رہو یا دنیاوی کاموں میں لگے رہو، جس جگہ بھی ہو، جس حالت میں بھی ہو، جس کام میں بھی ہو ہر آن یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، ہمارے ظاہر وباطن سے واقف ہے۔ہم اپنے ان ظاہری اعضاء وجوارح یعنی ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، زبان سے جو کچھ کر رہے ہیں ان کو بھی وہ دیکھ رہا، سن رہا اور جان رہا ہے اور جو ہمارے اندر کے چھپے ہوئے بڑے گناہ ہیں، تکبر، حسد، بدگمانی وغیرہ ان کو بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔خود اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ نگاہوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور سینوں میں جو چیزیں چھپی ہوئی ہیں ان کو بھی جانتا ہے۔“ (غافر)

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

لہٰذا ہمیشہ یہ بات پیش نظر رہے کہ کہیں کوئی کام مجھ سے ایسا صادر نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو۔روایت میں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ہے؛ جس کی بہترین تفسیر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن الخطابؓ کے استفسار پر بیان فرمائی (ان کا سوال کرنا اور ان کا جواب دینا امت کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ یہ بات نہیں تھی کہ جس کو حضرت ابی ابن کعبؓ بیان فرمارہے ہیں، حضرت عمرؓ اس کو نہیں جانتے) حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا: تقویٰ کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: امیر المومنین! کبھی آپ کا گزر ایسے راستے سے ہوا ہے جہاں دونوں طرف کانٹے دار جھاڑیاں ہو؟ فرمایا: ہاں! بارہا ہوا ہے۔فرمایا: ایسے راستے سے گزرتے ہوئے کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: اپنے کپڑوں کو، اپنے بدن کو سمیٹ کر درمیان سے احتیاط کے ساتھ نکل جاتے ہیں کہ کہیں کوئی کانٹا کپڑے کو نہ لگ جائے اور بدن کو نہ چبھ جائے۔حضرت ابیؓ نے فرمایا: اسی کا نام تقویٰ ہے۔نفس وشیطان کے مکروفریب، خراب ماحول کے اثرات اور گناہ کی دعوت دینے والی نہ جانے کتنی چیزیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں، ان کے درمیان سے اپنے دامن کو بچا کر نکلنا کہ کہیں کوئی گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہوجائے، اسی احتیاط وتیقظ کا نام تقویٰ ہے۔ تقویٰ کوئی الگ عمل نہیں جیسے نماز، روزہ اور زکوۃ مستقل عمل ہے؛ بلکہ تقویٰ صرف اس کا نام ہے کہ ہر وقت اس پر نگاہ رہے کہ ہم سے کوئی غلطی نہ ہو جائے، چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قلب اطہر کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، یعنی دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور یہ خوف بھی کیسا؟ جو عظمت وجلال کے ساتھ ہو۔ایک خوف چور ڈاکو اور درندوں سے ہوتا ہے، اور ایک خوف اپنے شیخ، اپنے استاذ اور اپنے والد سے ہوتا ہے کہ کوئی کام ہم سے ایسا نہ ہو جائے جس سے ہمارے استاذ، والد اور شیخ ہم سے ناراض ہو جائیں۔اللہ کے تئیں اس طرح کا خوف ہو۔اس کی عظمت ورفعت، اس کے انعامات واحسانات، اس کی جلالت ومنزلت کو سامنے رکھتے ہوئے کہ ہم حقیر بندے ہیں، اس کی نعمتوں میں سر سے پیر تک ڈوبے ہوئے ہیں، لہٰذا اس کی بندگی کے تقاضے کے خلاف کوئی کام ہم سے نہ ہو جائے۔

(۲) اگر کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً نیکی کر لو!

دوسری نصیحت یہ فرمائی کہ تم برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اس کو مٹا دے۔نامۂ اعمال میں ہر نیک اور برا عمل لکھا جاتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ”پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو قیامت میں پائے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا، وہ اس کو دیکھ لے گا۔“ (الزلزال) قیامت کے دن جب انسان کا نامۂ اعمال سامنے آئے گا تو وہ کہے گا: یہ کیسا نامۂ اعمال ہے؟ یہ کیسی کتاب ہے؟ جس نے چھوٹی بڑی کسی چیز کو نہیں چھوڑا، اس نے سب کو ضبط کر لیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پوری زندگی کے تمام اعمال کو وہ اپنے سامنے موجود پائے گا، نیز تمہارا رب کسی پر زیادتی نہیں کرتا۔جو کیا ہے وہی سامنے آئے گا؛ لہٰذا اس کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جب کبھی گناہ ہو جائے فوراً نیک عمل کے ذریعے اس کی تلافی کر لیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس کو بھی دیکھنا چاہئے کہ کونسی بدی کو مٹانے کے لئے کونسی نیکی چاہئے؟ ایسا نہیں ہے کہ ہر بدی کو ہر نیکی مٹا دے گی، نماز چھوڑی ہے اور نماز چھوڑ کر صدقہ کرنا چاہتے ہیں، اس سے وہ معاف نہیں ہوگی۔کسی کا حق دبا لیا ہے اور روزہ رکھ کر اس کی تلافی کرنا چاہتے ہیں، اس سے وہ

برائی ختم نہیں ہوگی۔ جس گناہ کے لئے شریعت نے جو نیکی متعین کی ہے وہی انجام دینی ہوگی، قسم توڑی تو کفارہ ادا کرنا پڑے گا، فجر میں آنکھ نہیں کھلی اور صبح ہوگئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”من نام عن صلوۃ اونسیھا فلیصلیھا اذا ذکرھا“ اٹھ کے فوراً نماز پڑھنا ہی اس کا کفارہ ہے۔

ہاں! کچھ ایسی بھی چیزیں ہیں جن کا کوئی متعین کفارہ نہیں جیسے زبان سے جھوٹ نکل گیا تو توبہ کرو، کچھ صدقہ خیرات کرلو، کوئی نیکی کرلو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

الغرض: اس نصیحت کا حاصل یہ نکلا جہاں نامۂ اعمال میں برائیاں درج ہورہی ہیں تو ان کو مٹانے کے لئے نیکیوں کی بھی فکر کرو؛ تاکہ نتیجہ کے طور پر نیکیوں کا پلہ بھاری رہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرنے کا بہانہ بنے؛ کیونکہ کامیابی تو اللہ کی رحمت سے ہوگی، ہمارے اعمال کے اندر کوئی دم نہیں ہے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جب دیکھے گا کہ بندے نے اپنی طاقت بھر محنت کی ہے تو ان کو رحم آجائے گا اور وہ اپنی رحمت سے ان شاء اللہ! بیڑا پار کردیں گے۔

(۳) لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ!

تیسری نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کا برتاؤ کیا کرو، اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ! اخلاق کا تعلق حقیقت میں قلب کی کیفیت سے ہے اور عمل سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ ہم اپنے اندر شفقت پیدا کریں، محبت پیدا کریں، تواضع پیدا کریں، ایثار پیدا کریں، یہ اخلاق حسنہ ہیں اور پھر اپنے عمل سے اس کا اظہار کریں کہ بڑوں کے ساتھ احترام کا معاملہ ہو، چھوٹوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ ہو، کمزوروں کے ساتھ امداد اور راحت رسانی کا رویہ ہو، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ مسکراتے چہرے کے ساتھ کسی سے ملاقات کرلینا بھی ایک صدقہ ہے۔ لہٰذا ہم اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں اور یہی وہ اچھے اخلاق ہیں جو قیامت کے دن نامۂ اعمال کے ترازو میں سب سے وزنی ثابت ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن نامۂ اعمال کے ترازو میں سب سے وزنی چیز اخلاق حسنہ ہوں گے۔ (مشکوۃ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہوں۔ (مشکوۃ) اور اچھے اخلاق کا مطلب یہ ہے کہ جب اخلاق کو متاثر کرنے والی کوئی چیز پیش آئے اس وقت آدمی اپنے آپ کو قابو میں رکھے، عام حالات میں تو ہر آدمی بڑا مسکرا کر بات کررہا ہے، بڑی خوش مزاجی کے ساتھ پیش آرہا ہے؛ لیکن اس کے ساتھ کوئی زیادتی ہو جائے، کوئی بدتمیزی کردے، کوئی گستاخی کردے، اس وقت دیکھا جائے گا کہ اس کے اخلاق کیسے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مشاہدہ کیا جائے! پوری تاریخ پڑھ لی جائے، سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کرلیا جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی اپنی ذات کے سلسلہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، حالانکہ شریعت نے اجازت دی ہے کہ جتنی زیادتی ہوئی اتنا بدلہ لیا جاسکتا؛ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے سلسلہ میں انتقام نہیں لیا، نبوت سے پہلے بھی نبوت کے بعد بھی۔ طائف کا واقعہ ہمارے سامنے ہے! فرشتہ آکر کہتا ہے کہ آپ اجازت دیں تو اس بستی والوں کو دو پہاڑوں کے درمیان کچل دیا جائے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تو یہ امید رکھتا ہوں کہ ان کی اولاد میں کوئی ایمان والا پیدا ہوگا پھر اللہ ان سے دین کا کام لیں گے۔ ایک موقع پر کسی نے کہہ دیا کہ یارسول اللہ! فلاں کے لئے بددعا کردیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں لعان بناکے نہیں بھیجا گیا ہوں۔

پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے کیا کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فطرتاً بدگوئی کرنے والے ہوں گے، نہ بہ تکلف بدگوئی کرنے والے ہوں گے، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہوں گے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے، درگزر اور معافی سے کام لیں گے۔ (شمائل ترمذی)

یہی وہ صفات ہیں، جن کو سامنے رکھ کر اہل کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان لیا اور پہچان کر دولت ایمان سے مشرف ہوئے۔ آج اخلاقی زبوں حالی کے اس دور میں اپنے اندر اخلاق نبوی پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں، تاکہ دین و دنیا میں سرفراز اور بامراد ہوسکیں۔

یہ کل تین نصیحتیں ہوئیں: اللہ سے ڈرتے رہو جہاں کہیں بھی رہو، برائی ہوجائے تو کوئی نیکی کرلو تاکہ اس برائی کو مٹادے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

منصبِ ولایت اور مسلکِ اعتدال

مولانا محمد ابوبکر حنفی شیخوپوری، سابق استاذ التفسیر جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

ولایت ان مناصب جلیلہ، مراتب عظیمہ اور مقامات علیا میں سے ہے جس کا حامل بہت بڑا نصیبہ ور، حق جل مجدہ کی نگاہ میں انتہائی مکرم ومعظم اور اس کے مقربین وخواص میں شامل ہے۔ اس کے اہل کو ’’ولی اللہ، عارف باللہ، زاہد، سالک‘‘ اور ’’صوفی باصفا‘‘ کہا جاتا ہے۔ جس عملی تربیت سے گزر کر اس کے حصول تک پہنچا جائے اسے ’’تزکیہ‘‘ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس مبارک مشغلے اور محبوب پیشے کو ’’تصوف، سلوک‘‘ اور ’’طریقت‘‘ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس مقدس جگہ پر اس سلسلے کے اعمال واشغال اور اوراد ووظائف اور مجاہدات کروائے جاتے ہیں اسے ’’خانقاہ‘‘ اور ’’روحانی علاج گاہ‘‘ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ولایت کے حوالہ سے چند قابل توجہ اور اہم امور پیش کئے جاتے ہیں۔

مقام ولایت:

اللہ رب العزت نے اپنے مبارک کلام میں امت کے تمام افراد میں سب سے افضل جن چار انعام یافتہ طبقات کا تذکرہ فرمایا ہے ان میں چوتھا طبقہ اولیاء کرام کا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین (النساء:۶۹) ’’پس وہ (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء صدیقین شہداء اور نیکوکار۔‘‘

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ ’’صالحین‘‘ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ’’صالح اور نیک بخت وہ ہیں جن کی طبیعت نیکی پر پیدا ہوئی ہے اور وہ بری باتوں سے اپنے نفس اور بدن کی اصلاح اور صفائی کر چکے ہیں۔‘‘ (تفسیر عثمانی)

اور ظاہری بات ہے کہ ولی بننے کی اولین شرط بھی معاصی سے اجتناب اور قلب وجوارح کی اصلاح ہے۔ ولی کا مقام بارگاہ خداوندی میں اس قدر بلند ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ رب العزت گناہگار لوگوں کو بھی اپنی رداء رحمت میں ڈھانپ لیتے ہیں، جیسا کہ روایات میں ہے کہ اللہ رب العزت بسا اوقات کسی گناہگاروں کی بستی کو تباہ کرنے کا ارادہ فرمالیتے ہیں لیکن اس بستی میں اپنے کسی ولی کو پاتے ہیں تو عذاب کو ٹال دیتے ہیں۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صفحہ ہستی کا نظام اولیاء کرام کے دم قدم اور اس عالم رنگ وبو کی رونق اہل اللہ کے وجود کی مرہون منت ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت انسؓ کی روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لاتقوم الساعۃ حتی لایقال فی الارض اللّٰہ اللّٰہ ’’قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہے گا۔‘‘

جس طرح دنیا میں باری تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو منفرد اعزازات اور خصوصی امتیازات عطا فرمائے ہیں، اسی طرح قیامت کے ہولناک اور لرزہ خیز دن میں بھی انہیں بڑی شان وشوکت اور عزت و عظمت سے نوازا جائے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: ’’الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.‘‘ (یونس:۶۲) ’’سن لو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر قیامت کے دن نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔‘‘ اپنے ساتھ پیش آنے والے کسی حادثے کی وجہ سے طبیعت میں پیدا ہونے اضطراب کو ’’خوف‘‘ اور کسی دوسرے کی پریشانی کی وجہ سے دل میں پیدہ شدہ بے سکونی کو ’’حزن‘‘ کہا جاتا ہے۔ باری تعالیٰ نے دونوں کی نفی فرما کر اپنے اولیاء کو قیامت کے دن بے فکری، قلبی اطمینان اور ہر قسم کی پریشانی سے نجات کی یقین دہانی کروائی بلکہ روایات کی رو سے وہ جنت میں جانے سے پہلے میدان محشر میں حساب کتاب کا مرحلہ مکمل ہونے تک مشک کے ٹیلوں پر بڑے استغنا کے ساتھ چہل قدمی اور سیرو سیاحت کرتے پھریں گے۔ اللّٰھم اجعلنا منھم۔

ولایت کی اقسام:

محققین نے ولایت کی دو قسمیں بیان

فرمائی ہیں، ایک ولایت عامہ اور دوسری ولایت خاصہ ہے۔ ولایت عامہ کا اطلاق ہر نیک وبد، مطیع وعاصی، صالح وفاسق اور راسخ الایمان اور ضعیف الایمان کلمہ گو مسلمان پر ہوتا ہے، یعنی ولایت کی اس قسم کا حصول نسبت ایمان کے ساتھ وابستہ ہے۔ جبکہ ولایت خاصہ کا حامل وہ شخص ہے جو باقاعدہ اہل سنت والجماعت کے سلاسل اربعہ میں سے کسی مستند خانقاہ میں تصوف وسلوک کی منازل طے کرتے ہوئے اور اپنے شیخ کے تجویز کردہ اورادووظائف اور ہدایات کی روشنی میں اس طرح دین کے احکام پر عامل اور معاصی سے گریزاں ہو جائے کہ شریعت اس کی طبیعت بن جائے، خود بھی گناہوں سے اجتناب کرے اور کسی کو مبتلائے معصیت دیکھ کر اس کی طبیعت میں تکدر پیدا ہو جائے۔ اہل تصوف کے ہاں ولایت کی یہی قسم موضوع بحث ہوتی ہے اور ایسا شخص اصطلاحاً ولی کہلاتا ہے۔

ولایت کا خلاصہ:

مشائخ کی خانقاہوں میں اللہ اللہ کی ضربیں لگانے، چلے کاٹنے، مجاہدات کے مشکل ترین مرحلے سے گزرنے، اپنی مصروف ترین زندگی میں خانقاہی معمولات کے لئے قیمتی وقت نکالنے، بسا اوقات مباحات اور جائز لذات کو ترک کرنے، غرضیکہ مرشد کی تمام ہدایات کی پابندی کا مقصد درجہ احسان کا حصول ہے، یہی تصوف کی اصل، خلاصہ اور لب لباب ہے۔ احسان کی تعبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہؓ کی مروی حدیث جبرائیل میں یہ منقول ہے: ”ان تعبداللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔“ (صحیح بخاری)

”کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو (کم از کم یہ خیال جما کہ) وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔“ پہلے درجے کو ”مشاہدہ“ اور دوسرے درجے کو ”مراقبہ“ کہتے ہیں۔ جب عبادت میں اس درجہ کا اخلاص پیدا ہو جائے تو عبادت کرتے ہوئے ایسی حلاوت محسوس ہوتی ہے کہ دنیا بھر کی شیرینیاں اس کے سامنے ہیچ نظر آتی ہیں۔

ولی کی علامات:

قرآن وسنت میں ولی کی تین علامات ذکر کی گئی ہیں۔ پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ متقی، پرہیزگار اور خداترس ہو، اس کی جلوت وخلوت ایسی یکساں ہو کہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جری نہ ہو۔ ارشادربانی ہے ان اولیاءہ الا المتقون (انفال:۳۴) ”اس (اللہ) کے دوست صرف متقی لوگ ہیں۔“ دوسری علامت اتباع سنت ہے، یعنی اپنی عبادات، معاملات، معاشرت اور طبعی ضروریات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسنون طرز عمل کے مطابق پورا کرے، اس لئے کہ ولایت کی منزل اللہ جل شانہ کی رضا مندی اور اس کی محبت کا حصول ہے اور محبت الہیہ کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

”قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔“

(آل عمران:۳۱)

ترجمہ: ”(اے پیغمبر) فرمادیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔“

ولی اللہ کی تیسری شناخت حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

”قیل یا رسول اللّٰہ من اولیاء اللّٰہ قال الذین اذا رؤوا ذکر اللّٰہ۔“ (مسند بزار)

ترجمہ: ”عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اولیاء اللہ کون ہوتے ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ کہ جب انہیں دیکھیں تو اللہ یاد آجائے۔“

قرآن وسنت میں بیان کردہ اولیاء اللہ کی ان واضح علامات کے بغیر کوئی شخص خود کو صاحب نسبت کہنے کا حقدار نہیں۔ لیکن ہمارا یہ معاشرتی المیہ ہے کہ تقدس کا لبادہ اوڑھے بہت سے بہروپئے، احکام الٰہی اور اسوہ نبوی سے ناآشنا، بدعقیدہ اور بدعمل لوگ، ہوس کے پجاری اور مال وزر کے بھوکے بڑی ڈھٹائی سے مسند ولایت پر براجمان ہیں اور ان کے آگے پیچھے ہزاروں مریدین کی قطاریں ہیں۔ ان جعلی پیروں نے ولایت کے مفہوم کو ایسا گدلا کر دیا ہے کہ عرف عام میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ ولی وہ ہوتا ہے جس نے سرتاپا آلودہ سا سبز لباس پہن رکھا ہو، اس کے گلے میں موٹے موٹے دانوں والی تسبیح لٹکی ہو، ہاتھ میں کڑا اور دس کی دس انگلیوں میں مختلف نگینوں والی انگوٹھیاں ہوں اور میلا کچیلا اور بدبودار بدن اور لباس ہو۔ ایسے لوگ راہبروں کے روپ میں راہزن اور ضال و مضل ہیں۔ ان کی صحبت سے خود بچنا، ان کی اصلیت سے دوسروں کو آگاہ کر کے ان کی فتنہ انگیزی سے بچانا اور کسی صاحب نسبت، متقی، عاشق سنت کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنے نفس کی اصلاح کروانا ہم سب کی دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

کرامات اولیاء:

اولیاء کرامؒ کے ہاتھ پر بسا اوقات عام قاعدے سے ہٹ کر خرق عادت کے طور پر کچھ امور کا ظہور ہوتا ہے، جنہیں کرامات کہا جاتا ہے۔ کرامت کے بارہ میں اہل السنّت و الجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ برحق ہے اور اس کا ثبوت کلام اللہ سے بھی ہے اور احادیث رسول سے بھی۔ قرآن کریم میں حضرت مریمؑ کے قصہ میں مذکور ہے کہ جب ان کے خالو حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کے بند حجرے میں بے موسم کے پھلوں کو دیکھا تو تعجب سے پوچھا: یا مریم انی لک ھذا " اے مریم! تیرے پاس یہ کہاں سے آئے؟" انہوں نے جواب دیا: "ھو من عند اللّٰہ." (آل عمران:۳۷) "یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔" یعنی کسی ظاہری سبب کے بغیر من جانب اللہ حاصل ہوئے ہیں۔ حضرت مریم ولیہ خاتون تھیں اور یہ واقعہ بجا طور پر ان کی کرامت تھی۔ اسی طرح ذخیرہ احادیث میں بھی اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ کی آواز کا مدینہ سے میلوں دور حضرت ساریہؓ تک پہنچنا اور جنگل کے جانوروں کا صحابہ کرامؓ کے لئے جنگل خالی کر دینا وغیرہ تمام واقعات، کرامات کے قبیل سے ہیں۔ قرآن وسنت کے اس قدر کثیر اور صریح دلائل کے ہوتے ہوئے کرامت کے حق ہونے کا انکار کرنا خشک مزاجی اور تعصب کا شاخسانہ ہی ہوسکتا ہے، کوئی معتدل صاحب علم ودانش اس کے انکار کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ البتہ ان کرامات کو خالصتاً اولیا کرامؒ کا ذاتی فعل سمجھ کر ان کو مافوق الاسباب مشکل کشا اور حاجت روا ماننا شرک کے زمرہ میں آ جائے گا جو قرآنی رو سے ناقابل معافی جرم اور ظلم عظیم ہے۔

کرامت کے حوالہ سے یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ یہ ولایت کے متعلقات میں سے تو ہے لیکن اس کی ضروریات اور لوازمات میں سے نہیں ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے امر سے کرامات کا ظہور تو ہوتا رہتا ہے لیکن ایسا نہیں کہ کرامت کے ظاہر ہونے پر ولایت کا دارومدار ہو اور اس کے بغیر ولایت نامکمل تصور کی جائے یا ولایت میں شبہ کیا جائے۔ عموماً لوگ ولایت کو کرامت کے ترازو پر تولتے ہیں اور جس کی جتنی زیادہ کرامات مشہور ہوں اسے اتنا بڑا ولی گردانتے ہیں، یہ شریعت کے احکام سے ناواقفیت اور تصوف کی مبادیات سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ اصل کرامت دین کے احکام پر ثابت قدمی اور سنت رسول کی پیروی ہے۔ کسی عربی عالم کا مشہور مقولہ ہے: "الاستقامة فوق الکرامة" یعنی کسی کی ملامت، لالچ اور خوف کی پروا کئے بغیر دین پر مضبوطی سے جمے رہنا ہزار ہا کرامتوں سے بڑھ کر ہے۔

کرامت کے سلسلہ میں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ من گھڑت، بے بنیاد اور بے اصل واقعات کو اولیاء کرام کی طرف کرامت کے عنوان سے منسوب نہ کیا جائے، مثلاً ہمارے معاشرے میں مشہور ہے کہ فلاں بزرگ کی کرامت یہ ہے کہ وہ گیارہ سال اندھے کنویں میں کچے دھاگے کے ساتھ لٹکے رہے۔ اس قسم کے واقعات جاہل لوگوں کی ذہنی اختراع ہے۔ اس لئے کہ کرامت کے معنی شرافت کے آتے ہیں، یعنی کرامت ایسے نادرالوقوع واقعے کو کہتے ہیں جو ولی کی عظمت کو چار چاند لگا دے اور اس کی شخصیت کو دنیا والوں کی نگاہ میں نمایاں کر دے اور ایسے واقعات شرافت کو نہیں بڑھاتے بلکہ توہین کے زمرے میں آتے ہیں۔

☆☆..................☆☆

کراچی کے مدارس میں ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) حلقہ گارڈن کے مشہور ومعروف بزرگ شخصیت حضرت مولانا شمس الرحمٰن عباسی دامت برکاتہم کے ادرے مدرسہ غفوریہ میں صبح ۸ تا سوا نو بجے مسؤل ضلع کورنگی مولانا محمد عادل غنی نے ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت'' کے عنوان پر درس دیا، جبکہ سوا نو تا پونے گیارہ امیر کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے ''نزول حضرت مسیح علیہ السلام'' کے عنوان پر مدلل لیکچر دیا۔ ۱۱ تا ۱۲ بجے مبلغ کراچی مولانا عبدالحیٰ مطمئن نے ''عقیدۂ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان'' کے عنوان پر درس دیا۔

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات شاتیرس شومارکیٹ میں دوپہر ۲ تا ۴ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبۂ خواتین کی معلمات نے ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت'' کے عنوان پر درس دیا۔ الحمدللہ! اہلیان گارڈن نے کورس کو خوب سراہا، ڈھائی سو کے قریب خواتین نے شرکت کی۔

جامعہ دارالعلوم صرافہ بازار نورانی مسجد میں صبح ۹ تا ۱۲ بجے کورس کی ترتیب قائم کی گئی، پہلا سبق مفتی مصطفیٰ عزیز فیصل آبادوالوں نے پروجیکٹر کے ذریعہ پڑھایا۔ مبلغ کراچی مولانا عبدالحیٰ مطمئن نے دوسرا سبق بعنوان ''حضرت مہدی علیہ الرضوان'' کے عنوان پر جبکہ مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے ''عقیدۂ رفع ونزول حضرت مسیح'' کے عنوان پر درس دیا۔ ادارے کے ناظم مفتی طارق سمیت اساتذہ نے خوب دلچسپی کے ساتھ کورس کی ترتیب قائم کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

کولوتارڑ میں خطبہ جمعہ: کولوتارڑ ضلع حافظ آباد کے مولانا محمد حسینؒ ہوا کرتے تھے، جنہیں مرزائیت پر مکمل عبور حاصل تھا۔ کئی ایک مناظروں میں قادیانی مربیوں کو چاروں شانے چت کیا اور وہ مولانا کے مقابلہ میں دم دبا کر راہ فرار اختیار کر گئے۔

مقدمہ بہاولپور میں انہوں نے اہل اسلام کی طرف سے مدعیہ کے حق اور قادیانیوں کے خلاف جاندار بیان دیا جو مقدمہ بہاولپور کے صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۴ پر دیکھا جاسکتا ہے۔ آپ ۱۲؍جنوری ۱۹۵۲ء بروز بدھ ۱۱ بجے رات راہی ملک عدم ہوئے۔ راقم الحروف نے ۱۵؍اکتوبر جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد قدیم میں دیا، جس کے بانی حضرت مرحوم تھے۔ شومئی قسمت کہ حضرت مرحوم کی قبر مبارک پر حاضری نہ دے سکا۔ بوقت تحریر جامع مسجد قدیم کے خطیب نوجوان عالم دین مولانا مطیع الرحمٰن سلمہ ہیں جو صوفی باصفا حضرت اقدس مولانا صوفی محمد سرورؒ کے مدرسہ کے فاضل ہیں۔

جامع مسجد قدیم کوٹ اسحاق: ضلع حافظ آباد میں عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد قدیم کے امام وخطیب مولانا مفتی عثمان غنی سلمہ کی دعوت پر مختصر بیان کیا اور ۲۸، ۲۹؍اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ نمازیوں نے کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا۔ مفتی عثمان غنی دارالعلوم گوجرانوالہ جس کے بانی مولانا محمد اویسؒ تھے، کے فاضل ہیں۔ موصوف نے کرایہ پر دوعدد دکانیں لے کر حفظ کا مدرسہ شروع کیا ہوا ہے۔

جامع مسجد خان پور میں جلسہ سیرت میں شرکت: جامع مسجد خان پور کے خطیب و امام مولانا مفتی احسان اللہ ہیں، انہوں نے ۱۵؍اکتوبر عشاء کے بعد اپنی مسجد میں میلادالنبی کے عنوان پر جلسہ کا اہتمام کیا۔ جلسہ سے ضلعی مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور راقم کے بیانات ہوئے، جبکہ گوجرانوالہ کے ایک خوش الحان نعت خواں نے اپنی آواز کا جادو جگایا۔

جامعہ اشرفیہ حافظ آباد: مذکورہ بالا پروگراموں سے فارغ ہوکر رات آرام وقیام جامعہ اشرفیہ حافظ آباد میں کیا۔ حافظ آباد جامعہ اشرفیہ میں ایک عرصہ تک مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا محمد الطاف اہتمام و انصرام چلاتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند علامہ سعید احمد اعوان ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ جامعہ تمام جماعتوں کا مرکز ہے۔ علامہ احمد سعید اعوان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زعم و امیر رہے۔ حال ہی میں مولانا مفتی محمد جمیل امیر مقرر کئے گئے، جو علامہ صاحب کی سرپرستی اور مشاورت سے عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی اور قادیانیت کے تعاقب کا فریضہ سرانجام دیں گے۔

جامع مسجد انبالوی راہوالی میں: ۱۸؍اکتوبر مغرب کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ صدارت خطیب مسجد مولانا عبدالوحید بیگ نے کی، جبکہ مہمان خصوصی ضلعی مبلغ مولانا محمد عارف شامی تھے۔ راقم نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے لے کر قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیئے، امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نفاذ، عدالتی سطح پر کامیابیاں و کامرانیاں اور موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی پر روشنی ڈالی۔

جامعہ حمیدیہ میں اجلاس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے رفقاء کا اجلاس ۱۹؍اکتوبر جامعہ حمیدیہ محلّہ احمد پورہ میں منعقد ہوا۔ صدارت مقامی امیر مولانا قاری محمد ابوبکر نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں مولانا عبدالوحید، مولانا خرم شہزاد، سیّد تجمل حسین شاہ، چوہدری شفقت حسین، سیّد راشد حسین شاہ، محمد ریاض گادی، ضلعی مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلہ سمیت کئی ایک احباب نے شرکت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے (راقم) محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ہمارے جماعتی دستور کے مطابق ضلعی، ڈویژنل، صوبائی تنظیمیں نہیں۔ مرکز اور مقامی جماعت۔ آئندہ ضلعی معاملات کو مقامی جماعت کنٹرول کرے گی، جس کے امیر قاری محمد ابوبکر ہیں۔ چناب نگر کانفرنس کے بعد آئندہ کوئی فنڈ مرکزی رسید بک کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔ جماعتی تشکیل تین سال کے لئے ہوتی ہے۔ اگر کہیں ردوبدل کی ضرورت ہوتو

نئی رکن سازی کے بعد ردو بدل ہوسکے گی۔ نئی رکن سازی جنوری ۲۰۲۲ء سے شروع ہوگی۔ نئی ممبر سازی کے بعد انتخابات کا مرحلہ آئے گا۔ اس دوران جماعتی تشکیل کو نہیں چھیڑا جائے گا۔

آئندہ ہر ماہ جماعتی عہدیداروں کا اجلاس ہوگا۔ اجلاس مقامی امیر کے مشورہ سے مقامی مبلغ بلائیں گے۔ اجلاس میں چناب نگر کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے حوالہ سے تیاریوں کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اجلاس مقامی امیر قاری محمد ابوبکر کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ جامعہ حمیدیہ کے بانی سابق امیر مولانا مشرف حسینؒ تھے۔ ان کی وفات کے بعد مولانا عبدالوحید مدرسہ کے مہتمم اور قاری محمد ابوبکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مقرر کیے گئے۔

دارالعلوم شیخوپورہ جوئیاں والا موڑ: شیخوپورہ میں رات کا آرام و قیام رہا۔ جامعہ طیبہ کے بانی مولانا قاری محمد ابوبکر ابن قاری محمد ابراہیمؒ ہیں۔ قاری محمد ابراہیمؒ چناب نگر کانفرنس کے شعبۂ تقسیم طعام کے انچارج رہے اور تاحیات یہ فریضہ سرانجام دیا۔ مرحوم کی وفات کے بعد قاری محمد ابوبکر ان کے جانشین مقرر کیے گئے۔ فیصل آباد کے جامعہ طیبہ کے مہتمم اور چناب نگر کانفرنس کے تقسیم طعام کے انچارج بھی موصوف ہی ہیں، اجلاس سے فارغ ہوکر رات کا آرام و قیام ان کے ادارہ میں رہا اور صبح کی نماز کے بعد راقم کا عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر درس ہوا۔

جامع مسجد گیند والی فاروق آباد: جامع مسجد کے بانی فاضل دیوبند مولانا غلام محمد تھے، مسجد کا سنگ بنیاد ۱۹۵۶ء میں رکھا۔ مرحوم کی وفات کے

مولانا قاری گلزار احمد قاسمی گوجرانوالہ

قاری گلزار احمد قاسمیؒ کے والدین ہماچل پردیش سے ہجرت کر کے گوجرانوالہ منتقل ہوئے۔ قاری گلزار احمد قیام پاکستان کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مرکزی جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں مولانا عبدالحق قدوسیؒ سے حاصل کی۔ جامع مسجد مرکزی شیرانوالہ میں مولانا عبدالواحدؒ کا طوطی بولتا تھا، جو بیک وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام اور تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ گوجرانوالہ کے بڑے عالم اور مفتی تھے۔ ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ نصرۃ العلوم سے حاصل کیا۔ جہاں امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر، مفسر القرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ، مولانا عبدالقیوم ہزارویؒ اور دیگر مشاہیر جو احادیث نبویہ کے فیوض و برکات عام کر رہے تھے، ان سے احادیث نبویہ کی فیوض و برکات حاصل کیں۔ فراغت کے بعد گیارہ سال تک جامعہ نصرۃ العلوم میں اپنے اساتذہ کرام کی سرپرستی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ ایک مجود قاری بھی تھے۔ تجوید و قرأت دارالعلوم الاسلامیہ کامران بلاک اقبال ٹاؤن لاہور سے قاری افتخار احمد عثمانیؒ، قاری نثار احمد عثمانیؒ سے پڑھیں۔

۱۹۷۹ء میں سیٹلائٹ ٹاؤن کے مقام پر چھ کنال زمین خرید کر جامعہ قاسمیہ کی بنیاد رکھی۔ جہاں آج کو قامت عمارت موجود ہے، جہاں بنات میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق اور بنین میں درجہ رابعہ تک تعلیم ہوتی ہے۔ نیز آپ نے مختلف مقامات پر جامعہ قاسمیہ کے نام سے بارہ مدارس قائم کیے۔ جن میں ۱۴۸۵ طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ رفاہی کاموں میں خاصی دلچسپی لیتے تھے۔ ۶ سال تک سول ہسپتال میں مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے خورد و نوش کا انتظام کرتے رہے۔

اصلاحی تعلق امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت رکھتے۔ ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایسے ہی ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں جامعہ نصرۃ العلوم کی عظیم الشان وسیع و عریض جامع مسجد نور پر حکومت نے قبضہ کر لیا تو اہلیان گوجرانوالہ نے اپنے دو مشائخ حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ، حضرت امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی قیادت میں حصہ لیا۔ غرضیکہ کسی بھی دینی تحریک میں پیچھے نہیں رہے۔ شوگر کے مریض چلے آ رہے تھے اور ایسے ہی دل کے امراض نے بھی مستقل گھر کر لیا تھا۔ بائی پاس آپریشن ہوا اور کامیاب ہوا، لیکن ۱۲/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ نماز جنازہ آپ کے فرزند اکبر و جانشین مولانا حامد گلزار کی اقتدا میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور انہیں ان کے قائم کردہ جامعہ قاسمیہ کھوکھر کی (شاخ نمبر ۱۰) میں سپرد خاک کیا گیا۔ راقم نے ۱۷/اکتوبر کو قاسمی صاحبؒ کے فرزندان گرامی سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اللھم اغفرله وارحمه، وعافه واعف عنه۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا حاجی محمد اسلامؒ سالہا سال مسجد کی امامت و خطابت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ان کی رحلت کے بعد امام و خطیب بدلتے رہے۔ اس وقت جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے تعلیم یافتہ مولانا محمد قاسم امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ راقم سالہا سال سے ایک جمعہ میں حاضری دیتا ہے۔ امسال ۲۲؍اکتوبر کے جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم دیا، بیان میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی اہمیت وضرورت اور اس کی تاریخ کو بیان کیا۔ ۱۹۳۴ء میں یہ کانفرنس قادیان میں ہوئی، چونتیس سال تک چنیوٹ میں ہوتی رہی۔ چالیس سال سے چناب نگر میں ہورہی ہے۔ نمازیوں سے کانفرنس میں شرکت کی اپیل کی۔ نمازیوں نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کا وعدہ کیا۔

جامع مسجد توحید خانقاہ ڈوگراں: مسجد کے بانی فاضل دیوبند مولانا خان محمدؒ تھے۔ موصوف ایک عرصہ تک خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حافظ بشیر احمدؒ نے بھی کئی سال تک مسجد و مدرسہ کی خدمات سرانجام دیں۔ اب مولانا نعمان شاکر سلسلہ امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے۔ موصوف پختون بیلٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پختون روایات کے مطابق مہمان کی عزت واحترام اور اکرام میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے۔ ضلعی مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلہ نے انہیں چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، نیز راقم کے درس کا پیغام دیا۔ موصوف نے اخلاق کریمانہ سے نہ صرف جمعہ میں اعلان کیا، بلکہ عصر کے بعد اعلان کرکے راقم کو خطاب کی دعوت دی۔ راقم نے اپنے مختصر خطاب میں اس عظیم کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ سامعین گرامی نے قافلہ کی صورت میں شرکت کا وعدہ فرمایا۔ جامع مسجد التوحید کی بنیاد ۱۹۴۶ء میں رکھی گئی جو اہل حق کا عظیم مرکز ہے۔

خانقاہ ڈوگراں سے خانقاہ عبیدیہ فیصل آباد کے لئے سفر کیا۔ سفر کا مقصد سیّدی و مرشدی حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی زیارت تھا۔ حضرت والا گردوں کے مرض میں مبتلا ہیں اور ہفتہ میں دو مرتبہ گردے واش ہورہے ہیں۔ آکر معلوم ہوا کہ حضرت والا تو ہسپتال میں ہیں، رات گئے تک واپسی ہوگی۔ حضرت والا کے فرزند ارجمند مخدوم زادہ حضرت مولانا سیّد محمد زکریا شاہ مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور حضرت والا کی صحت کے احوال معلوم کئے اور حضرت والا کی خدمت میں سلام کرنے اور دعا کی درخواست کی استدعا کی اور رات آرام و قیام جامعہ وخانقاہ عبیدیہ میں کیا۔

شور کوٹ میں علماء کرام کا اجلاس: ۲۳؍اکتوبر ۱۱ بجے صبح جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر میں علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور جامعہ کے مہتمم مولانا محمد زاہد انور نے کی۔ جس میں مولانا عبدالواحد نقشبندی، مولانا محمد آصف معاویہ، حافظ عثمان علی، مولانا ثمامہ سراج، مولانا غضنفر عباس، مولانا محمد عمر معاویہ، مولانا عبیداللہ، مولانا محمد عظیم، مولانا اعجاز احمد، مولانا محمد ریاض، مولانا اظہر جاوید، مولانا محمد اسامہ، قاری عمر فاروق شاہ، قاری محمد رمضان، مولانا محمد ساجد عثمانی، مولانا محمد اعجاز، مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر سندھ، مولانا محمد سلمان معاویہ مبلغ جھنگ اور قاری عبدالرحمٰن نے شرکت کی۔ اجلاس میں چناب نگر کانفرنس میں شرکت کے لئے غور وخوض کیا گیا۔ راقم نے تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی ضرورت واہمیت سیر حاصل گفتگو کی۔ تمام علماء کرام اور خطباء نے بھرپور شرکت کے عزم کا اظہار کیا۔

مکی مسجد شورکوٹ کینٹ میں خطاب: اسی روز عصر کی نماز کے بعد مکی مسجد شورکوٹ کینٹ میں راقم کا عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں کارکنوں اور جماعتی رفقاء نے شرکت شورکوٹ کینٹ کے جماعتی ذمہ ڈاکٹر محمد شفیق ہیں۔ مسجد انتظامیہ کے ذمہ داروں ڈاکٹر محمد اشفاق، جناب ذوالفقار احمد امام مسجد نے درس کے لئے محنت کی۔ شورکوٹ شہر کی طرح کینٹ کے علماء کرام اور جماعتی رفقاء نے کانفرنس میں قافلہ کی صورت میں شرکت کا وعدہ کیا اور بھرپور شرکت کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مرزا مسرور احمد کے ایک ویڈیو کا جواب بھی ویڈیو کی صورت میں انٹرنیٹ پر جاری کیا گیا۔

احمد پور سیال میں اجلاس: احمد پور سیال اہل حق کا قدیم مرکز ہے۔ یہاں ایک بزرگ پیر عبداللطیفؒ ہوتے تھے جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید اور خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی حضرت اقدس مولانا احمد خانؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ ان کی مساعی جمیلہ سے آج تک ان کا خاندان خانقاہ سراجیہ سے منسلک چلا آرہا ہے۔ اسی خاندان کے ایک فرد مولانا سیّد عبدالرحمٰن شاہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال کے امیر ہیں۔ ان کی صدارت میں علماء کرام اور جماعتی رفقاء کا اجلاس دفتر ختم نبوت میں ۲۴؍اکتوبر کو ۱۱ بجے ہوا۔

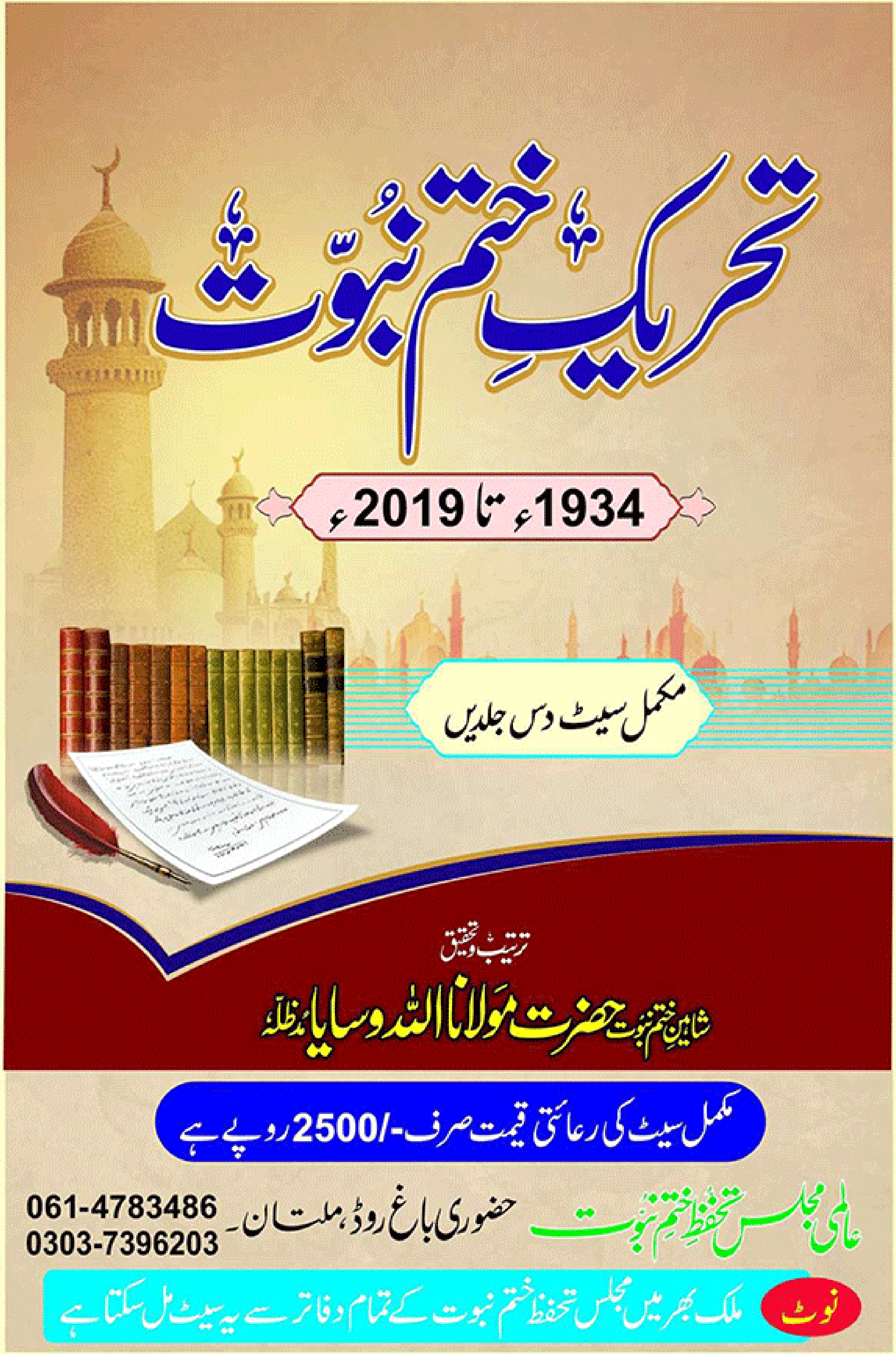
تحریکِ ختمِ نبوّت
1934ء تا 2019ء
مکمل سیٹ دس جلدیں
ترتیب وتحقیق
شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان۔
061-4783486
0303-7396203
نوٹ
ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے